نیا اُردو نصاب

جلد اوّل

اِبتدائی اُردو پڑھنے والے طلبار کے لئے

مجلسِ نصابِ اُردو، جامعہ کالج، جامعہ مِلّیہ اسلامیہ کی ہدایت کے مطابق

مُرتّبہ

مُحمّد ذاکر

لکچرر شعبۂ اردو

جامعہ کالج

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ جامعہ نگر۔ نئی دہلی ۲۵

صدر دفتر

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ

جامعہ نگر۔ نئی دہلی ۲۵

شاخ

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ

اُردو بازار۔ دہلی ۶

شاخ

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ

پرنسس بلڈنگ۔ بمبئی ۳

شاخ

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ

یونیورسٹی مارکیٹ علی گڑھ ۱

پہلا اڈیشن (۵۰۰) نومبر ۱۹۷۵ء قیمت۔ تین روپے

(جمال پرنٹنگ پریس۔ دہلی)

فہرست

حصّہ الف

ہدایات متعلق بہ اسباق حصہ الف

۱۔ ہر سبق میں جیسے جیسے حرف سکھائے جائیں اُن کے نام اور آوازیں بتادی جائیں۔

۲۔ لفظوں کی ابتدا، درمیان اور آخر میں واقع ہونے پر حروف کی بدلتی ہوئی شکلوں پر توجہ دلائی جائے اور اپنے پچھلے حرف سے کوئی حرف کس طرح ملتا ہے اُس پر بھی۔

۳۔ بتایا جائے کہ اسباق میں جن حرفوں کو مستطیل میں رکھا گیا ہے آوازوں کے اعتبار سے اُردو میں اُن کا چلن کم ہے (یا وہ بہت کم الفاظ میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً ثر)۔

۴۔ ہر سبق کے ساتھ جو الفاظ دیے گئے ہیں اُنھیں بھی بطور سبق کے پڑھانا چاہیے۔

حصۂ ب کے مندرجات موجودہ ترتیب سے پڑھائے جانے ضروری نہیں۔

حصّہ اَلِف

١

ا ب پ ت ٹ ث ن ی اور سہ (ملا)

[ہدایات: (i) لفظ کے شروع میں آ کی آواز کے لئے اَلِف پر مد کے استعمال پر توجہ دلائی جائے (پیرگراف نمبر١)

(ii) اَلِف اکیلا اوپر سے نیچے کی طرف بنتا ہے مگر جوڑوں میں بالعموم اس کی کشش نیچے سے اوپر کی طرف ہوتی ہے (پیرگراف نمبر٢) نیز اَلِف اپنے بعد والے حرف سے مِلا کر نہیں لکھا جاتا الفاظ میں نقطے عام طور پر بعد میں لگائے جاتے ہیں۔

(iii) لفظ کے شروع میں ای کی آواز کے لئے اَلِف کے استعمال پر توجہ دلائی جائے۔

(iv) ی کی دونوں حیثیتیں بتا دی جائیں حرف صحیح یا مُصَمَّتہ کی بھی اور حرفِ علت یا مُصَوِّتہ کی بھی۔ مؤخر الذکر صورت میں جب یہ لفظ کے وسط میں آئے تو اس کے نقطوں کے نیچے بیچ میں ایک کھڑی لکیر کھینچ دی گئی ہے اور اس کی صورت (یہ) ہو گئی ہے۔ (پیرگراف نمبر٣ و ٤)

(v) ب پ وغیرہ جب مِلا کر لکھے جاتے ہیں تو ان کو ایک دوسرے سے ممتاز کرنے کے لئے ان کے شوشوں کو اوپر کی طرف اُبھار دیا جاتا ہے۔ (پیرگراف نمبر٤)]

١۔ ا + ا = آ　　　آب　آپ　آن

٢۔ ب + ا = با　　　با پا تا ٹا ثا نا یا

بات　باپ

٣۔ ا + ی　　ای　اپ

ب + ی = بی　　　بی پی تی ٹی ثی نی یی

بپ پپ تپ ٹپ ثپ نپ یپ

۴۔ ب + ی + ت = بیت

ب + ی + ن = بین

مشق

سوال ۱ ۔ اِس سبق میں جو حرف آپ کو سکھائے گئے ہیں اُن کو دس دس مرتبہ لکھیے۔

سوال ۲ ۔ نیچے لکھے ہوئے لفظ پڑھیے اور لکھیے :

(i) آب آپ آن

(ii) آپا آتا آٹا آنا آیا بابا پاتا پاٹا پانا پایا
تاپا ٹاپا ٹاٹا ناپا ناتا ناٹا تانابانا

(iii) باپ بان پاپ پات پاٹ پان تاب تاپ
تان ٹاپ ٹاٹ ناب ناپ نان یاتایات

(iv) آبی بانی پاپی پانی ثانی نانی نیتی بیتی پیتی

(v) بیتا بینا پیتا پینا پیٹا

سوال ۳۔ نیچے لکھے ہوئے حرفوں کو مِلا کر لفظ بنائیے :

ت + ی + ن = تین ٹ + ی + ن =

ن + ی + ب = پ + ی + پ =

پ + ی + ت = ٹ + ی + پ =

ج چ ح خ و

[ہدایات : (i) و کی دونوں حیثیتیں بتادی جائیں، مُصمّتہ کی بھی (پیرگراف نمبر ۳) اور مُصوّتہ کی بھی۔ نیز و پر اُلٹا پیش (وٗ) یعنی واوِ معروف، اور واوِ مجہول دونوں کی آوازوں کے فرق پر توجّہ دلائی جائے (پیرگراف نمبر ۴)

(ii) لفظ کے شروع میں او اور اوٗ کی آواز کے لئے اَلِف کے استعمال پر توجہ دلائی جائے۔

(iii) اَلِف کی طرح واؤ بھی اپنے آگے والے حرف سے ملاکر نہیں لکھا جاتا۔

(iv) اپنے پچھلے حرف سے یہ حروف کس طرح ملائے جاتے ہیں اِس پر توجہ دلائی جائے (پیرگیاف نمبر ۲)

(v) و کی کشش کہاں سے شروع ہوتی ہے اس پر بالخصوص توجّہ دلائی جائے]

۱۔ ب + ی + ج = بیج   ن + ی + چ = نیچ

پ + ی + چ = پیچ   چ + ی + خ = چیخ

۲۔ ج + ا + ٹ = جاٹ   ج + ا + ن = جان

ج + ی + ت = جیت   چ + ی + ن = چین

ن + ی + چ + ا = نیچا   ح + ا + ج + ی = حاجی

ن + ا + چ + ی = ناچی   پ + ا + ج + ی = پاجی

چ + ی + ت + ا = چیتا   چ + ی + خ + ا = چیخا

۳۔ و+ا+چ = واچ   و+ا+ن = وان

ب+ا+و+ا = باوا   ت+ا+و+ا+ن = تاوان

۴۔ ا+و = او   جو نو بونا پوتا توتا

ا+و = اُو   بُو تُو خُو خُون جُون جُوتا بُوٹا

ج+و = جو

مشق

سوال ۱۔ اس سبق میں جو حرف سکھائے گئے ہیں ان کو دس دس مرتبہ لکھیے۔

سوال ۲۔ پیراگراف نمبر ۱ تا ۴ میں جس طرح حرف ملا کر لفظ بنائے گئے ہیں اُن کی نقل کیجیے۔

سوال ۳۔ نیچے لکھے ہوئے لفظ پڑھیے اور وہ حرف الگ الگ لکھیے جن سے مل کر یہ لفظ بنے ہیں:

بات چیت ۔ جاپان ۔ جان ۔ بان ۔ ناچ ۔ جاٹ ۔ تاج

سوال ۴۔ نیچے لکھے ہوئے حرف ملا کر لفظ بنائیے:

خ+و+ب = خوب   پ+و+پ = پوپ

ب+ا+پ+و = باپو   ٹ+ا+پ+و = ٹاپو

ج+ا+ن+و =   چ+ا+ٹ+و =

خ+و+ن+ی =   ب+و+ٹ+ی =

۳۔

د ڈ ذ   ر ڑ ز ژ   ے

[ہدایات: (i) ے کو صرف مُصَوِّتہ مانا جائے۔ لفظ کے آخر میں اس کی یہی صورت قائم رہتی ہے
مگر وسط میں اس کی صورت (یہ) ہو جاتی ہے۔ مختلف حروف کے بعد اس کے شوشہ
کی شکلیں ویسی ہی ہوتی ہیں جیسی ب پ وغیرہ کے شوشوں کی۔ یائے معروف
(ی) اور یائے مجہول (ے) کی آوازوں اور شکلوں میں مقابلہ کرایا جائے (پیراگراف نمبر۲)
(ii) لفظ کے شروع میں اے کی آواز کے لئے اَلِف کے استعمال پر توجہ دلائی جائے
(پیراگراف نمبر۲)
(iii) اَلِف اور واؤ کی طرح د ڈ ذ ر ڑ ز ژ بھی اپنے اگلے حرف سے مِلا کر نہیں لکھے
جاتے۔
(iv) اِس پر توجہ دلائی جائے کہ اردو میں ذ کی آواز ز کی طرح ہی ادا ہوتی
ہے اور ژ بہت کم الفاظ میں استعمال ہوتی ہے۔]

۱۔ آ + ت + ے = آتے　　　پ + ے + چ = پیچ

ج + ے + ب = جیب　　　ج + ا + ت + ے = جاتے

چ + ے + ن = چین　　　ب + ے + چ = بیچ

۲۔ ا + ے + چ = ایچ

۳۔ د + ا + ب = داب　　　د + ا + د + ا = دادا

د + و + ج = دوج　　　ب + ے + د = بید

د + ے + و = دیو　　　[واؤ بطور مُصَمِّتہ]

۴۔ آ + ر + ے = آرے

ب + ے + د = بید

د + ے + ر = دیر

ت + ی + ر = تیر

ر + ی + ت = ریت

ڈ + و + ب + ی = ڈوبی

ب + ا + ر + ی = باری

ذ + ا + ت = ذات

ت + و + ڑ + ا = توڑا

ز + و + ر = زور

ر + و + ٹ + ی = روٹی

ب + ے + ر = بیر

ب + ی + ر = بیر

د + ی + د + ا + ر = دیدار

ر + ے + ت = ریت

ڈ + و + ر + ی = ڈوری

ت + ا + ر + ے = تارے

ژ + ا + ژ = ژاژ

ج + ا + ت + ی = جاتی

ڈ + و + ب + ا = ڈوبا

خ + ا + ر = خار

مشق

سوال ۱۔ جو حرف آپ نے اِس سبق میں سیکھے ہیں اُن کو دس دس مرتبہ لکھیے۔

سوال ۲۔ پیراگراف ۲ تا ۴ میں جس طرح حرف ملا کر لفظ بنائے گئے ہیں اُن کی نقل کیجیے۔

سوال ۳۔ نیچے لکھے ہوئے حرفوں کو مِلا کر لفظ بنائیے:

آ + ڑ + و = آڑو ن + و + ر = نور

آ + ر + ے = ی + ا + ر =

ی + ا + د =　　　ز + ے + ب =

چ + ی + ز =　　　آ + ڑ + ی =

آ + ر + ا =　　　د + ا + ن =

د + و + ر =　　　خ + ا + ر =

ن + ا + ر + ی =　　　ت + ا + ر + ا =

ت + ے + ر + ا =　　　د + ا + ن + ا =

د + ا + ر + ا =　　　ب + ا + ر + ی =

ر + ا + ن + ا =　　　د + ا + ن + ی =

ر + و + پ + ا =　　　ر + و + ڑ + ا =

ج + ا + د + و =　　　ب + ا + ز + ا + ر =

ج + ا + و + ے + د =　　　د + ی + و + ا + ر =

ا + ی + ج + ا + د =　　　ا + ی + ر + ا + ن =

[نوٹ: اب تک اِکیس حرف سِکھائے گئے ہیں سترہ مُصَمّتے ، دو حرُوف یعنی اَلِف اور ے جو بَطَور مُصَوّتوں کے اِستعمال ہوتے ہیں ، دو نیم مُصَوّتے یعنی و اور ی جو بَطَور مُصَمّتوں کے بھی استعمال ہوتے ہیں ، چار مُصَوّت آوازیں جو اَلِف ، و ، ی اور ے سے اَخذ کی جاتی ہیں۔ دو نشانیاں یعنی الف پر مد اور واؤ پر اُلٹا پیش بھی بَتادی گئی ہیں۔]

-۴

س/ س ش/ ش ص ض ط ظ

زبر زیر پیش جزم تشدید اِضافت

[ہدایات: (i) س اور ش کی دونوں شکلیں بتا دی جائیں جیسے اوپر ظاہر کی گئی ہیں۔

(ii) بتایا جائے کہ ث کی طرح ص بولنے میں س کی طرح استعمال ہوتا ہے؛ ط ت کی طرح؛ اور ذ کی طرح ض اور ظ بھی ز کی طرح۔

(iii) س ش ص اور ض کے آگے ر ڑ وغیرہ مِلا کر لکھنے میں ان کا شوشہ گِر جاتا ہے۔ اِس پر توجہ دلائی جائے (پیریگراف نمبر ۱)

(iv) لفظ کے شروع میں اَ اِ اُ کی آوازوں کے لئے اَلِف کے استعمال پر توجہ دلائی جائے۔ (پیریگراف نمبر ۳)

(v) مصادر میں تشدید کا استعمال نہیں ہوتا اس پر توجہ دلائی جائے (پیریگراف نمبر ۴)

(vi) مشق میں جو الفاظ نقل کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں اُن کی نقل کرانے میں زبر، زیر، پیش، جزم اور تشدید کے لگانے میں اور مِلا کر لکھنے میں اب تک جتنے حروف سکھائے گئے ہیں ان کی مختلف شکلوں پر اور ب پ ت وغیرہ کے چار مختلف قسم کے شوشوں [ٮ ٮ ٮ ٮ] پر توجہ دلائی جائے۔

(vii) اِضافت کو ظاہر کرنے کے لئے زیر کے استعمال پر توجہ دلائی جائے (پیریگراف نمبر ۵)]

۱۔ س + ر = سر

ر + ی + س = رئیس

ٹ + ی + س = ٹیس

ص + ر = صر

۲۔ زبر ــــَـــ بَن رَن

زیر ــــِـــ دِن نِب

پیش ــــُـــ چُپ رُت

۳۔ اَناج اِجازت اُناسی

۴۔ جزم ــــْـــ بَنْجَر دُرُسْت دوشت تُرُش دَرْد

بَرْداشْت دَسْتخَط جُستجُو جانْنا بُنْنا

۵۔ زیرِ دَرَخت آبِ حَیات اَنارِ سُرخ

۶۔ تشدید ــــّـــ بَچّن بَتّن سَچّا تیّار

مشق

نیچے لکھے ہوئے الفاظ نقل کیجیے:

سارا سَر شان شب سچ سیج سدا سَبز سُن

رسّی شیر سَچّا اِحساس شرپر شِناخت شَجر

باسِط سَطر بَرَسنا سیب سیپ شاردا بَشتی

سُشت چُشت دَستور سُندر سَتیش سود

سِیانا بشیشور پرشاد بِساط بِساطی سازِش سزا

ٹیشو بوس رُوس جوش دوش بیس پیش بشّاش

سَحَر سِحر بخشش صُبح صَبا حضرت حاضِر نَبض

خاص راضی بصیر فِندی اَصلی طِب طبیب

ظَن بَطّخ خط خَطّاطی رِباط شاطِر خاطِر طاری

حَرارت اِنسان اُردو رِواج بُخار سوراخ دَرخت

پَٹواری اَدَب رَب حَد بَدَن راحت خَبَر جَزا

خریدنا دُنیا حَشرت بَٹَن جانور بُنیاد ثبوت اَندر

اِندر چاٹنا سَخی بُت دِیا صَبر دراز پُرانا ذرا

ٹٹّو چادَر سَواری سختی بَبَر بابَر تیتَر آداب

بَٹیر زُنّار اَنار اَناڑی بَنسی خُدا جُدا دِیا

۵

ک گ ل

واؤ ماقبل مفتوح (واوِ لین)

یائے مجہول ماقبل مفتوح (یائے لین)

[ہدایات : (i) ک میں اُس کے مرکز کی علیحدہ کشش پر توجہ دلائی جائے ؛ اسی طرح گ میں۔

(ii) ک اور گ کے بعد اَلِف اور ل کو ملا کر لکھنے میں اُن کی مخصوص شکل پر توجہ دلائی جائے (پیرگراف نمبر۱)

(iii) یہ تینوں حرف اپنے پچھلے حرف سے کہاں مِلائے جاتے ہیں اس پر توجہ دلائی جائے (پیرگراف نمبر۱)

(iv) لفظوں کی اِبتدا میں اَے اور اَو کی آوازوں کے لئے اَلِف کے اِستعمال پر توجہ دلائی جائے (پیرگراف نمبر۲)]

۱۔ کا گا کل گلا گُل گلّا

بل نِگڑ نِکاس جگڑ سکنا بگڑ کاریگر (کاریگر)

۲۔ اَوزار اَیسا

مشق

سوال نیچے لکھے ہوئے الفاظ نقل کیجیے۔ نقل کرنے میں لفظوں کی اِبتدا ، درمیان اور آخر میں جیسے ک گ اور ل آئیں اُن کی شکلوں کا دِھیان رکھیے :

کالا کاتک کبڈّی کچنال کُدال گز کِرن کِسان گُستاخی

کِپل کِیاری کیسر بروکت اَنگشت بکرا پکوان جِگر

دُکان ذاکِر روکنا سُکون خرگوش آگ خطرناک

خاک شَریک کُلچگ کِشور کِشور کوّا حوّا

اَوّل لاوا لائیچ لپّا لڈّو لڑکا لِیا

لحاظ لذیذ لوکی لو گلا بلّی جلبن کیلا

طالب جلّاد سال کال جلال بدل بُزدِل

سُسرال طوَل محل

کیری چیری بیر پیر تیرنا جے حیوان دے

سیر شئے صید طے کیخسرو

بونا پودا پون نو جو چوڑا دوڑ سو کون

۔۶

ف ق م ع غ

[ہدایات : (i) و کی طرح ف اور ق کی گھنڈی بنانے پر توجہ دلائی جائے۔ مِلا کر لکھنے میں لفظ کے شروع، درمیان یا آخر میں جس طرح یہ گھنڈی کھلی یا بند رہتی ہے اُس پر بھی توجہ دلائی جائے (مشق سوال نمبر ۲)

(ii) م کی کشش پر بالخصوص توجہ دلائی جائے۔

(iii) بتایا جائے کہ بول چال میں ع کی آواز بالعموم اَلِف کی ہی ادا کرتے ہیں (پیرگراف نمبر ۲)

(iv) لفظوں میں مِلا کر لکھنے میں ع اور غ کی درمیانی اور آخری شکلوں پر توجہ دلائی جائے (پیرگراف نمبر ۲)]

۱۔ م + ا + ن = مان　　م + ر + د + م = مَردُم

م + م + ت + ا = مَمتا　　ب + م = بَم

۲۔ ع غ

ـع ـغ

ـعـ ـغـ

عام　عِبادَت　اِعْتِبار　عَدالَت　عَورَت

غَدَر　غَدّار　غالِب　غِذا　غنیمَت

باغ　چِراغ　شَمع　مَعلوم　بَغداد

بالِغ بَغد بَغَل غَلَط غَلَطی

مَشق

سوال ١۔ پیرِیگراف نمبر ١ اور ٢ کے الفاظ کی مَشق کیجیے۔

سوال ٢۔ نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو نقل کیجیے۔ نقل کرنے میں ف ق ع م اور غ کی اِبتدائی، درمیانی اور آخری شکلوں کا دھیان رکھیے:

فَقیر قانُون قابِل قیصَر دَف بَرف بَرفی

دِق شَوق ذَوق قَناعَت فَلسَفی قُلفی

فَیاض دَفا دِفاع کَف قیف مَفلَر

نَفرَت سَفَر نَفیری مُختَلِف فَلَک فیل

بَغَل لَطیف نِصف نَفیس مُنصِفی لُطف

مُفلِس اِتِّفاق سَفید حِفاظَت فِکر فیض

صفا نَقل مُتَعَلِّق حقیقت عِشق حَق

حَلَق خَندَق نیفا لَغزَت قَطار مَرَض

مَولانا مقام غَم قَبر مَطلَب مُشت

عَمَل طَبیعَت مُلک مُحَمَّد مَسجِد مَنظَر

مُخلِص عجیب عید عِطر عَکس عَظیم

عَینک عُنوان مُعاف مِثال مِصری مَقصد
وَقت نَظم قِسط دَریافت گُفتگو چاقو

نوٹ: اب تک ۳۵ حرف اور دس مُصوّت آوازیں لکھنی سکھائی جا چکی ہیں۔
مُصوّت آوازوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اَ	آ	اِ	ای اِپ	اُ	اؤ	اے اِی	اَے اَیَ	او	اَو
اَب	آب	اِس	ایکھ	اُس	اؤن	ایک	اَیسا	اوس	اَور
مَل	مَال	مِل	میل	مُل	مؤل	میل	مَیل	مول	مَولانا

۷۔

ہ

[ہدایات: (i) ہ کی آواز میں ح سے مماثلت پر توجہ دِلائی جائے۔

(ii) ح اور ہ سے پہلے زبر، زیر اور پیش کی آوازیں نسبتاً خفیف ہو جاتی ہیں۔ اِس پر توجہ دلائی جائے (پیریگراف نمبر۲)

(iii) بتایا جائے کہ بعض الفاظ کے آخر میں واقع ہونے پر ہ اپنی آواز نہیں دیتی بلکہ اپنے سے پچھلے حرف کی حرکت (زبر، زیر وغیرہ) میں ضم ہو جاتی ہے۔ پیریگراف نمبر۱ (iv) میں کچھ مثالیں شامل ہیں۔]

۱۔ ہ کی مُختلِف شکلیں

(i) لفظ کے شروع میں

ہ

ہَتک ہِچکی ہَشتی ہَضم

ہَفت ہِمّت ہِندوستان

ہِیرا برہَمن لاہَور

ہِجّے آہٹ گرہَن

ہَے

ہ ہ

ہدایت ہِرَن ہَل دِہلی

باہر منوہر ہڈی ہلدی

(ii) لفظ کے درمیان ملنے والے حروف کے بعد ہ

بہار جہاز بہتر مہتر

نونہال نہرو مٹھار لہو

طہران

(iii) لفظ کے آخر میں نہ ملنے والے حروف کے بعد ہ

آہ راہ شاہ ماہ زندہ

قطرہ ہاوڑہ شاہِ نیپال

آہِ غریب راہِ دشوار

(iv) لفظ کے آخر میں ملنے والے حروف کے بعد ہ

خرابہ آلوچہ سہ داروغہ

کہ جگہ آلہ لقمہ

دانہ قہقہہ ہمسایہ

تحفہ

(v) بتایا جائے کہ لفظ کے آخر میں کبھی کبھی ہ کی شکل

ایسی ہو جاتی ہے جیسے ایک ہ نہیں بلکہ دو ہ ہوں

جیسے

(بہنا سے) بہہ ، (کہنا سے) کہہ ،

(سہنا سے) سہہ

۲۔ کہنا بہن محفِل مخمل زہر بحث

شہر محل سحر رحم مہربانی محنت

شُہرت تحُفہ

مَشق

سوال ۱۔ پیرا گراف نمبر ۱ اور ۲ میں جتنے اَلفاظ دیے گئے ہیں اُن کی مَشق کیجیے۔

سوال ۲۔ نیچے لکھے ہوئے اَلفاظ کی نَقل کیجیے۔ نَقل کرنے میں یہ دھیان رکھیے کہ اِن سَب کے آخر میں ہ موجود ہے مگر اِس کی آواز ظاہر نہیں ہوتی :

فاصلَہ فَیصلَہ مُقدّمَہ دَروازَہ مُعامِلَہ

شامیانَہ خزانَہ قاعِدَہ حوصلَہ قِصَّہ

حِصَّہ غُصَّہ کارخانَہ پرِندَہ تازَہ

شُعْلَہ　عُمْدَہ　زِیادَہ　پُرزَہ　سِکَّہ

جَلوَہ　جامَہ　جامِعَہ

سوال ۳۔ نیچے لکھے ہوئے الفاظ کی نقل کیجیے۔ نقل کرنے میں یہ دھیان رکھیے کہ اِن سب کے آخر میں ہ موجود ہے اور اِس کی آواز ظاہر ہوتی ہے:

آہ　چاہ　راہ　ماہ　داہ　پوہ　ٹوہ

کوہ　موہ　سِہ　وَجہ

۸۔

ں (نُونِ غُنّہ)

[ہدایات: (i) نونِ غُنّہ کی نشانی (ں) ذہن نشین کراتے وقت بتایا جائے کہ یہ نشانی لفظ کے آخر میں نونِ غُنّہ واقع ہونے پر نہیں لگائی جاتی، صِرف نون کا نُقطہ گرا دیتے ہیں (پیرَیگراف نمبر ۱)

(ii) لفظ کے درمیان ب سے پہلے نونِ غُنّہ کے واقع ہونے پر 'م' کی سی آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ اِس پر توجّہ دِلائی جائے (پیرَیگراف نمبر ۳)]

۱۔ زَباں زَماں زمیں نَہیں کہیں کہاں

ماں جاں

۲۔ اَنگریز بَنگال بانسری پانچ جنگل

چاند کنول لَنکا مینڈک سانپ

۳۔ مِنبَر عَنبَر اَنبالہ گُنبد

مشق

سوال ۱۔ جِتنے اَلفاظ پیرَیگراف ۱ تا ۳ میں دِیے گئے ہیں اُن کی مَشق کیجیے۔

سوال ۲۔ نیچے لِکھے ہوئے اَلفاظ نَقل کیجیے:

اَنگ	رَنگ	جَنگ	اُمنگ	ڈینگ
سینگ	بانس	پُہنچ	لَنگر	لِنگن
کُنور	تنور	آنوْلہ	آندھی	کانپنا
اَنبار	تانبا	سونف	جانباز	جاں
آسماں	کہیں	جہاں	اِمتحاں	آشیاں
مہرباں	ماں			

۹۔

ھ (دو چشمی ہے)

[ہدایات: (i) بتایا جائے کہ ھ کوئی مستقل حرف نہیں ہے بلکہ محض ہکاری آوازوں کو ادا کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ ہکاری آوازوں کی یہ شکلیں ایک ایک حرف ہی شمار کی جاتی ہیں۔

(ii) ہکاری مصمتوں کی وجہ سے معنی میں جو فرق پڑ جاتا ہے اس پر توجہ دلائی جائے (پیرگراف نمبر ۲)

(iii) بتایا جائے کہ ڑھ لفظ کے شروع میں اور بھ لفظ کے آخر میں نہیں آتا۔

(iv) رھ لھ مھ نھ ایسی آوازیں ہیں جو بہت کم الفاظ تک محدود ہیں۔ نیز ان کے ادا نہ کیے جانے سے معنیاتی فرق واقع نہیں ہوتا (پیرگراف نمبر ۳)]

۱۔ بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ ڑھ کھ گھ

۲۔

باپ	بھاپ	دان	دھان
پل	پھل	ڈال	ڈھال
تال	تھال	کال	کھال
ٹاٹ	ٹھاٹھ	گُن	گھُن
جاڑا	جھاڑا	—	—
چال	چھال	—	—

۳۔ رھ لھ مھ نھ

گیارھواں پندرھواں اٹھارھواں

لھیس دار کولھو کولھا سولھواں

تُمھارا تُمھیں

اُنھیں مُنھ مینھ ننّھا اُنھتّر

مَشق

سوال ۱۔ معنی پر غور کرتے ہوئے نیچے لکھے ہوئے الفاظ کے جوڑے نقل کیجیے:

باگ	بھاگ	بلا	بھلا	باری	بھاری	پَٹ	پھٹ
ٹرّا	ٹھرّا	جالا	جھالا	جال	جھال	چوری	چھوری
چُپ	چھُپ	چپن	چھپن	دار	دھار	ڈولی	ڈھولی
دانی	دھانی	کلی	کھلی	کیل	کھیل	کاج	کھاج
کیلا	کھیلا	کاری	کھاری	گر	گھر	گات	گھات
گُل	گھُل	پَڑا	پَڑھا	کانا	کھانا		

سوال ۲۔ نیچے لکھے ہوئے الفاظ کی نقل کیجیے:

بھابی بھنگی بھگوان بھوسی بھیک

چُبھن نبھانا کبھی گمبھیر وَلّبھ

پھاگُن پھر پھول پھوٹ پھونک

پَھیلانا　بِپھرنا　تھپیڑا　تھکن　تھوڑا

تھن　پرتھوی　ہاتھ　ناتھ　ٹھٹھیرا

ٹھٹھول　ٹھگ　ٹھنڈا　ٹھیک　کاٹھی

لاٹھی　سیٹھ　آٹھ　جیٹھ　جھالر

جھنجھلانا　رانجھا　بانجھ　چھالیا　چھپّر

چھتری　چھیڑ　نچھاور　پوچھنا　بچھو

مگرمچھ　دھنک　دھوبی　مادھو　اینڈھن

چودھری　گاندھی　سگندھ　بندھ　دودھ

مگدھ　ڈھیلا　ڈھولک　نڈھال　کھنک

پنکھا　بکھیرنا　آنکھ　گھونگھٹ　گھبراہٹ

بگھیرا　جانگھ　ماگھ　گٹھ جوڑ　کاڑھنا

بوڑھ سہاگن　چھل بل　اونھ　آڑھت　ٹیڑھا

۱۰۔

ء (ہَمزَہ)

[ہدایات : (i) بتایا جائے کہ ء کی شکل ع نہیں اگرچہ اکثر کاتب ایسے ہی لکھ دیتے ہیں۔

(ii) بتایا جائے کہ اُردو میں عام طور پر ء لفظ کے بیچ میں ایسے موقع پر استعمال ہوتی ہے جب لفظ کا ایک رُکن مُصوِّت آواز پر ختم ہو اور دُوسرا رُکن مُصوِّت آواز سے شروع ہو (پیرا گراف نمبرا)

(iii) لفظ میں الِف اور و (مُصوِّتہ) کے بیچ میں ء کے لئے شوشہ نہیں لگایا جاتا (پیرا گراف نمبرا) ورنہ بالعموم شوشہ لگایا جاتا ہے جس کی نوعیت ب پ وغیرہ کے شوشوں کی ہوتی ہے (پیرا گراف نمبر۲)۔ مُستثنیات کے لئے مُلاحظہ ہو پیرا گراف نمبر۳

(iv) جو لفظ آواز نہ دینے والی ہ (ہائے مخفی یا مکتوبی) یا ی (مُصوِّتہ) پر ختم ہوتے ہیں اِن میں ء بطور اِضافت اِستعمال ہوتی ہے (پیرا گراف نمبر۴)

(v) اسی طرح جو الفاظ الِف یا و (مُصوِّتہ) پر ختم ہوتے ہیں اِن میں ء بطور اِضافت استعمال ہوتی ہے اور ے بڑھا دی جاتی ہے (پیرا گراف نمبر۵)

(vi) بعض الفاظ کی جمع میں ء بطور حرف آخر اِستعمال ہوتی ہے (پیرا گراف نمبر۶)

(vii) کُچھ الفاظ میں الِف پر ہَمزَہ ہوتی ہے (أ) جن میں الِف آواز نہیں دیتا۔ (پیرا گراف نمبر۷)

(viii) کُچھ الفاظ میں و پر ہَمزَہ (ؤ) ہوتی ہے اِن میں و حرف ماقبل کے پیش میں ضم ہو جاتی ہے (پیرا گراف نمبر۸)]

۱۔ آؤ جاؤ آؤں (واوِ معرُوف)

۲۔ دائرہ فائدہ جائز جائیو گئی سوئی

تیئیس آئی روئی رؤئی روئے لائے

۳۔ لکھنؤ رَؤف سؤر سؤر سوزگ

۴۔ قطرۂ آب دَروازۂ بلند بلندیٔ ہمالہ وَلیٔ کامل

۵۔ صدائے بلند جُستجوئے ناکام بالائے بام
رؤئے زمین

۶۔ اُمراء حُکماء

۷۔ جُرأت قِرأت برأت تأسّف

۸۔ مؤذِّن مُؤثّر مُؤدّب

مشق

پیراگراف نمبر ا تا ۷ میں جو الفاظ دیے گئے ہیں ان کو نقل کیجیے۔

نوٹ: اب تک اُردُو کے جُملہ حرُوفِ تہجّی اَور ہکاری آوازیں لکھنی سکھائی جا چکی ہیں۔ حرُوف تہجی ترتیب سے نیچے مُندرَج ہیں اَور ان کے نیچے ہکاری آوازیں۔ آئندہ اَسباق میں گنتی اَور اُردُو اِملا سے متعلق کچھ اَور ضرُوری باتیں بتائی گئی ہیں۔

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ
د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض
ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م
ن (ں) و ہ ء ی ے

بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ
ڈھ ڑھ کھ گھ

اِعادہ : حرُوف کی شکلیں —

I	II	III	IV		
			حرف کی شکل		
نمبر شمار	حرف	حرف کا نام	ابتدائی	درمیانی	اختتامی
۱-	ا	الف	ا	ـا	ا
۲-	ب	بے	بـ بـ بـ بـ	ـبـ	ـب
۳-	پ	پے	پـ پـ پـ پـ	ـپـ	ـپ
۴-	ت	تے	تـ تـ تـ تـ	ـتـ	ـت
۵-	ٹ	ٹے	ٹـ ٹـ ٹـ ٹـ	ـٹـ	ـٹ
۶-	ث	ثے	ثـ ثـ ثـ ثـ	ـثـ	ـث
۷-	ج	جیم	جـ	ـجـ	ـج
۸-	چ	چے	چـ	ـچـ	ـچ
۹-	ح	حے	حـ	ـحـ	ـح
۱۰-	خ	خے	خـ	ـخـ	ـخ
۱۱-	د	دال	د	ـد	ـد
۱۲-	ڈ	ڈال	ڈ	ـڈ	ـڈ
۱۳-	ذ	ذال	ذ	ـذ	ـذ
۱۴-	ر	رے	ر	ـر	ـر
۱۵-	ڑ	ڑے	ڑ	ـڑ	ـڑ
۱۶-	ز	زے	ز	ـز	ـز

لفظ کی ابتدا ، درمیان اور آخر میں

V			VI
مثال			عدد
ابتدائی	درمیانی	اختتامی	
اَناج	بات	کلا	۱
بُرا - بَن - بچت - بَس	صبر	لَب	۲
پَر - پُن - پچاری - پَس	چپاتی	چُپ	(۲)
تَر - تارا - تم - تسلّی	سنتری	بچت	۴۰۰
ٹرّا - ٹاٹ - ٹُم - ٹس	لُٹیرا	نَٹ	(۴۰۰)
ثُریّا - ثابت - ثمر - ثواب	کثرت	بحث	۵۰۰
جب	مجلس	جج	۳
چُپ	کچا	سچ	(۳)
حرف	تحت	صُبح	۸
خالی	بُخار	میخ	۶۰۰
دان	ندی	بد	۴
ڈال	نڈر	کھانڈ	(۴)
ذات	نذر	کاغذ	۷۰۰
رات	مرد	مگر	۲۰۰
—	بڑا	جڑ	(۲۰۰)
زر	بزم	گز	۷

I	II	III	IV		
			حرف کی شکل		
نمبر شمار	حرف	حرف کا نام	ابتدائی	درمیانی	اختتامی
۱۷-	ژ	ژے	ژ	ژ	ژ
۱۸-	س/ س	سین	سـ/ سـ	ـسـ/ ـسـ	ـس/ ـس
۱۹-	ش/ ش	شین	شـ/ شـ	ـشـ/ ـشـ	ـش/ ـش
۲۰-	ص	صاد	صـ	ـصـ	ـص
۲۱-	ض	ضاد	ضـ	ـضـ	ـض
۲۲-	ط	طوئے	ط	ـط	ـط
۲۳-	ظ	ظوئے	ظ	ـظ	ـظ
۲۴-	ع	عَین	عـ	ـعـ	ـع
۲۵-	غ	غَین	غـ	ـغـ	ـغ
۲۶-	ف	فے	فـ	ـفـ	ـف
۲۷-	ق	قاف	قـ	ـقـ	ـق
۲۸-	ک	کاف	کـ کـ	ـکـ	ـک
۲۹-	گ	گاف	گـ گـ	ـگـ	ـگ
۳۰-	ل	لام	لـ	ـلـ	ـل
۳۱-	م	میم	مـ	ـمـ	ـم
۳۲-	ن	نون	نـ نـ نـ	ـنـ	ـن
۳۳-	و	واؤ/ واو	و	ـو	ـو
۳۴-	ہ	ہے	ہـ ہا ہـ	ـہـ	ـہ - ـہ
۳۵-	ء	ہمزہ	—	ـئـ ـئـ ـئـ	ـء
۳۶-	ی	چھوٹی یے	یـ یـ یـ یـ	ـیـ ـیـ	ـی
۳۷-	ے	بڑی یے	—	ـیـ	ـے

V (مثال) ابتدائی	درمیانی	انتہائی	VI عدد
ژرف	مژگاں	—	(۷)
سفر	تسلّی	بس	۶۰
شادی	جشن	غش	۳۰۰
صاف	نصیر	خالص	۹۰
ضرور	غضب	بغض	۸۰۰
طاق	خطا	خط	۹
ظلم	نظر	حافظ	۹۰۰
علم	معاف	موقع	۷۰
غم	بغل	تیغ	۱۰۰۰
فقیر	سفر	صف	۸۰
قمر	فقیر	رونق	۱۰۰
کل - کم	بکری	نیک	۲۰
گل - گرج	مگر	آگ	(۲۰)
لب	جلی	بل	۳۰
مجلس	گرم	کم	۴۰
نر - نام - نم - نوٹ	عمنم	تین	۵۰
وار	نوٹ	جو	۶
ہری - ہل - ہم	بہن	نہ - بہہ	۵
—	مئی - جائز - سوئی	حکماء	—
یہ - یاد - یم - یساول	پیالہ - عید	بالی	۱۰
—	بید	جالے	(۱۰)

نوٹ:

۱۔ (i) اِس نقشے سے یہ واضح ہوگا کہ کسی لفظ میں ا د ڈ ذ ر ڑ ز ژ اور و کے بعد کوئی حرف اِن سے مِلا کر نہیں لکھا جاتا۔

(ii) لفظ کے درمیان میں ان کے فوراً بعد آنے والے حرف کی ابتدائی شکل استعمال کی جاتی ہے۔ اور اگر وہ حرف لفظ کے آخر میں ہو تو اپنی پوری شکل (جیسے کالم II میں دی گئی ہے) میں لکھا جاتا ہے۔

۲۔ (i) جس حرف کے عدد کو کالم VI میں قوسین میں رکھا گیا ہے اُس کے لئے اوّل اوّل کوئی قیمت مقرر نہیں تھی۔ بعد میں اس کو وہی قیمت دے دی گئی جو اس کے متجانس عربی حرف کی تھی۔

(ii) پینتیسواں حرف ء (ہمزہ) اردو میں زیادہ تر املائی نشان کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی قیمت کے تقرر میں اختلاف ہے۔

۱۱۔ گِنتی

[ہدایات : (i) ہندسوں کی ساخت کے ساتھ ساتھ اس پر بھی توجّہ دلائی جائے کہ اردو میں دہائی،
سینکڑہ اور ہزار کس طرح لکھے جاتے ہیں (پیَیرِگراف نمبر ۱ اور ۲)

(ii) بتایا جائے کہ اُردو میں صفر صرف خفیف سا نُقطہ (٠) ہوتا ہے۔
اَعشاریہ کے لیئے ء (ہمزہ) کا اِستعمال ہوتا ہے (پیَیرِگیراف نمبر ۳)

(iii) بتایا جائے کہ اُردو میں سنہ کس طرح ظاہر کیا جاتا ہے (سنہ) نیز یہ کہ
کِتابت میں اکثر اسے نُون کے نُقطہ کے بغیر (سنہ) ہی لکھ دیتے ہیں۔ سنہ ع
میں ع یا ء کا مطلب سمجھایا جائے (پیَیرِگراف نمبر ۴)]

۱۔ یہ پیَیرِگراف اگلے صفحہ پر درج ہے۔ گنتی

۲۔ ۱۹٧٠ - ۱۹٧٠ء

۳۔ ۸۹ء ۲۵

۴۔ سنہ ۱۹٧۲ع سنہ ۱۹٧۲ء سنہ ۱۹٧۲ء سنہ ۱۹٧۲

مشق

سوال ۱۔ ہندسوں میں لکھیے :

دو ہزار تین سو دو ۔ نوّے ہزار ایک سو تین ۔ پانچ ہزار ستّر
اُنیس سو سینتالیس۔ اُنیس سو اکیاون ۔ اَٹھارہ سو ستّاون

سوال ۲۔ لفظوں میں لکھیے :

۱۳۸۹ - ۱۹۸۴ - ۴۲٠ - ۵۶٧ - ۲٠۸ - ۳٠۵٧٠

گِنتی

۱	ایک	۱۹	اُنّیس	۳۷	سینتیس
۲	دو	۲۰	بیس	۳۸	اَڑتیس
۳	تین	۲۱	اکّیس	۳۹	اُنتالیس
۴	چار	۲۲	بائیس	۴۰	چالیس
۵	پانچ	۲۳	تیئیس	۴۱	اِکتالیس
۶	چھے	۲۴	چَوبیس	۴۲	بیالیس
۷	سات	۲۵	پچّیس	۴۳	تینتالیس
۸	آٹھ	۲۶	چھبّیس	۴۴	چَوالیس
۹	نَو	۲۷	ستائیس	۴۵	پینتالیس
۱۰	دَس	۲۸	اَٹھائیس	۴۶	چھیالیس
۱۱	گیارہ	۲۹	اُنتّیس	۴۷	سینتالیس
۱۲	بارہ	۳۰	تیس	۴۸	اَڑتالیس
۱۳	تیرہ	۳۱	اِکتّیس	۴۹	اُنچاس
۱۴	چَودہ	۳۲	بتّیس	۵۰	پچاس
۱۵	پندرہ	۳۳	تینتیس	۵۱	اِکیاوَن
۱۶	سولہ	۳۴	چَونتیس	۵۲	باوَن
۱۷	سترہ	۳۵	پینتیس	۵۳	ترپن
۱۸	اَٹھارہ	۳۶	چھتّیس	۵۴	چوّن

۵۵	پچپن
۵۶	چھپّن
۵۷	ستّاون
۵۸	اٹھّاون
۵۹	اُنسٹھ
۶۰	ساٹھ
۶۱	اِکسٹھ
۶۲	باسٹھ
۶۳	تریسٹھ
۶۴	چونسٹھ
۶۵	پینسٹھ
۶۶	چھیاسٹھ
۶۷	سڑسٹھ
۶۸	اڑسٹھ
۶۹	اُنھتّر

۷۰	ستّر
۷۱	اِکھتّر
۷۲	بہتّر
۷۳	تہتّر
۷۴	چوہتّر
۷۵	پچھتّر
۷۶	چھہتّر
۷۷	ستتّر
۷۸	اٹھتّر
۷۹	اُناسی
۸۰	اسّی
۸۱	اِکیاسی
۸۲	بیاسی
۸۳	تراسی
۸۴	چوراسی
۸۵	پچیاسی

۸۶	چھیاسی
۸۷	ستّاسی
۸۸	اٹھّاسی
۸۹	نواسی
۹۰	نوّے
۹۱	اِکیانوے
۹۲	بانوے
۹۳	ترانوے
۹۴	چورانوے
۹۵	پچیانوے
۹۶	چھیانوے
۹۷	ستانوے
۹۸	اٹھانوے
۹۹	ننانوے
۱۰۰	سو

-۱۲-

کھڑا زبر - ۃ - تنوین

[ہدایات: (i) بتایا جائے کہ کھڑا زبر اَلِف کا کام دیتا ہے (پیرگراف نمبر۱)

(ii) بعض اَلفاظ میں یہ و سے پہلے حرف پر واقع ہوتا ہے۔ وہاں و کی آواز ادا نہیں کی جاتی (پیرگراف نمبر۲)

(iii) ۃ ت یا ہ سے بَدل جاتی ہے جیسے اِشارۃ سے اِشارہ، کِنایۃ سے کِنایہ، اِرادۃ سے اِرادہ، حِکمۃ سے حِکمت

(iv) تنوین کے لئے دو زبر لگاتے وقت اَلِف کے اِضافہ پر توجہ دلائی جائے۔ ۃ والے حرُوف میں اِس اَلِف کی ضرُورت نہیں (پیرگراف نمبر۳)]

۱۔ رَحمٰن (رحمان) لِھٰذا (لہاذا)

۲۔ صلوٰۃ (صلات) زکوٰۃ (زکات)

۳۔ اِتّفاقاً تقرِیباً حُکماً خصُوصاً عمُوماً فوراً قانُوناً مَثلاً نَسلاً یقیناً نَسلاً بَعدَ نَسلٍ دَفعَۃً (دَفعَتً) اِشارۃً (اِشارتً)

مشق

سوال ۱ پیرگراف نمبر۱ اور ۲ کے اَلفاظ نقل کیجیے۔

سوال ۲ پیرگراف نمبر۳ کے اَلفاظ دو دو مرتبہ لکھیے۔

۱۳-

اَلِف مَقصُورہ ۔ لفظ کے شروع میں مُصَمَّتی خوشہ (جزم والے حرف)

[ہدایات: (i) بتایا جائے کہ اَلِف مَقصُورہ میں ی کی آواز ادا نہیں کی جاتی (پیریگراف نمبر ۱)
(ii) توجہ دلائی جائے کہ اُردو میں بہت کم اَلفاظ کی ابتدا میں مُصَمَّتی خوشہ واقع ہوتا ہے (پیریگراف نمبر ۲)]

۱۔ فتویٰ دعویٰ اَدنیٰ اَعلیٰ مُوسیٰ عیسیٰ حتّیٰ کہ

۲۔ کیا کیوں گیان

مَشق

پیریگراف نمبر ۱ اور ۲ کے الفاظ دو دو مرتبہ لکھیے۔

۱۴-

و (واوِ معدولہ) اور و بطور حرفِ عطف

[ہدایت: خ اور الف، د، ر، ش، یا ے کے درمیان و کی آواز پر توجہ دلائی جائے (پیریگراف نمبر ۱)]

۱۔ خواب خواجہ خواہ مخواہ خواہش خود خورد خورونوش
خوش خوشی خوشامد خویش خوش پوشاک ہنسی خوشی
خورشید

۲۔ گُل و بُلبل تروتازہ خاص وعام جان ومال امیروغریب
نیک وبد

مَشق

پیریگراف نمبر ۱ اور ۲ کے الفاظ نقل کیجیے۔

۱۵۔

اَبجد ۔ تاریخ ۔ اَلِف وَصل

[ہدایات: (i) بتایا جائے کہ حرُوف کے اعداد کس کام آتے ہیں۔

(ii) پ ٹ چ ڈ ڑ ژ گ اور ے کے عدد وہی ہیں جو ب ت ج د ر ز ک اور ی کے ہیں۔

(iii) ہجری سنہ ۶۲۲ سنہ عیسوی سے شرُوع ہوتا ہے۔ (پیرگراف نمبر۲)

(iv) باغ وبہار جو اُردوُ کی ایک کتاب کا تاریخی نام ہے، اُس کے حرُوف کے اعداد جوڑنے سے ۱۲۱۷ھ ہجری نکلتا ہے۔ اِن حرُوف کو الگ الگ لکھ کر اُن کے اعداد جوڑے جائیں۔

(v) ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن شمسی حرُوف کہلاتے ہیں۔

ا ب ج ح خ ع غ ف ق ک م اور ہ قمری حرُوف کہلاتے ہیں۔

حرُوف شمسی سے شرُوع ہونے والے الفاظ میں عربی کے معیّن حرفِ تعریف ال کا ل آواز نہیں دیتا؛ حرُوف قمری سے شرُوع ہونے والے الفاظ میں یہ آواز دیتا ہے۔ اَلِف دونوں صوُرتوں میں آواز نہیں دیتا (پیریگراف نمبر۳ و ۴)

۱۔ اَبجد		ہَوَّز		حُطّی		کَلِمَن	
ا	۱	ہ	۵	ح	۸	ک	۲۰
ب	۲	و	۶	ط	۹	ل	۳۰
ج	۳	ز	۷	ی	۱۰	م	۴۰
د	۴					ن	۵۰

سَعفَص		قَرشَت		ثَخَذ		ضَظَغ	
س	۶۰	ق	۱۰۰	ث	۵۰۰	ض	۸۰۰
ع	۷۰	ر	۲۰۰	خ	۶۰۰	ظ	۹۰۰
ف	۸۰	ش	۳۰۰	ذ	۷۰۰	غ	۱۰۰۰
ص	۹۰	ت	۴۰۰				

۲۔ باغ و بہار = ۱۲۱۷ سنہ ہجری

۳۔ دارُ السَّلطَنَت　　نِظامُ الدّین　　عِلمُ اللُّغت

۴۔ بَیتُ المُقَدَّس　　شَیخُ الجامِعہ　　بِالکُل　　بِالعُموم

فِی الحال　　حَسبُ الحُکم　　بِالاِتِّفاق

مشق

پیریگراف نمبر ۳ و ۴ کے اَلفاظ نقل کیجیے۔

چند نِشانات

جو اُردو میں اِستعمال ہوتے ہیں

، کوما

: کولن

— ڈیش جو جُملہ کے خاتمہ پر استعمال ہوتا ہے

؟ سوالیہ نشان

! نشانِ ندائیہ، حیرت وتأسّف وغیرہ

" " واوین۔ کسی کا قول واضح طور پر دِکھانے کے لئے

( ) قوسین

[ ] جُملۂ مُعترضہ کو واضح طور پر دِکھانے کے لئے

—— لکیر اُن اَلفاظ کے اُوپر جن کی طرف خاص توّجہ دِلانی ہو۔

* یا ⁂ تارہ۔ مَتن میں اُن الفاظ پر جن کی صراحت حاشیہ پر کی جائے۔

... نقاط۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ متن میں کچھ عبارت چھوڑدی گئی ہے۔

ؔ تخلُّص کا نشان

ؔ شعر کا نشان

ع یا ؏ مصرع کا نشان

حصۂ ب

۱۶۔ آدمی کی تلاش

ایک شخص دِن کے اُجالے میں شمع لے کر بازار میں چکّر لگا رہا تھا۔ کسی نے اُس سے پُوچھا "دِن کی روشنی میں چراغ ہاتھ میں لے کر کسے ڈھونڈتے پھر رہے ہو؟" اُس نے جواب دیا "مَیں آدمی کی تلاش میں ہوں مگر وہ نہیں مِلتا۔" اُس شخص نے یہ سُن کر کہا "جناب، بازار میں تو اِتنے آدمی ہیں کہ کھوے سے کھوا چھِل رہا ہے!" اُس نے کہا "میں ایسے آدمی کو ڈھونڈ رہا ہوں جو غُصّے اور لالچ کے موقع پر بھی اپنے آپ پر قابو رکھے۔" اُس شخص نے کہا "ایسا آدمی تو کم مِلتا ہے۔" اُس نے کہا "مُجھے ایسے ہی آدمی کی تلاش ہے۔"

(از حکایاتِ رُومی)

سوالات

۱۔ اِس عبارت میں آدمی کی کیا پہچان بتائی گئی ہے؟

۲۔ نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مشق کیجیے:

بازار ۔ چراغ ۔ شخص ۔ شمع ۔ غُصّہ ۔ قابو ۔ موقع ۔

۱۷۔ اَدَب

۱۔ حکیم لُقمان سے لوگوں نے پُوچھا "آپ نے اَدَب کِس سے سیکھا؟" جواب دِیا "بے اَدبوں سے۔ اُن کی جو بات مُجھے پَسند نہیں آئی وُہ مَیں نے اِختیار نہیں کی۔"

۲۔ عَقلمند آدمی اُس بات سے بھی نَصیحت حاصل کر لیتا ہے جو مَذاق کے طور پر کہی جائے۔ نادان آدمی کے سامنے عَقل کی سَو باتیں بھی کریں تو وُہ اُسے ہنسی مذاق ہی سمجھتا ہے۔

(اَز گُلستانِ سعدی)

سوالات

۱۔ لُقمان نے بے اَدبوں سے اَدب کیسے سیکھا؟

۲۔ عَقلمند اور نادان آدمی میں کیا فَرق ہے؟

۳۔ مندرجہ ذیل اَلفاظ کی مَشق کیجیے:

اختیار۔ حاصِل۔ نصیحت۔ مذاق۔ عقل۔ پسند

۱۸۔ ایک عالِم اور مَلّاح

۱۔ ایک عالِم کِشتی میں سوار ہُوا۔ گرامر جاننے پر اُسے بہت ناز تھا۔ اُس نے مَلّاح سے پُوچھا "اَے مَلّاح! کیا تُو گرامر جانتا ہے؟ مَلّاح نے کہا "نہیں"۔ عالِم نے کہا "افسوس، تیری آدھی عُمر برباد ہو گئی" مَلّاح کو یہ سُن کر رَنج بھی ہُوا اور غُصّہ بھی آیا مگر وُہ اُس وَقت خاموش رہا۔ اِتّفاق سے تھوڑی دیر بعد تیز ہَوا کے جھکّڑ سے کِشتی بھنور میں پھنس گئی۔ اُس وقت مَلّاح نے بُلند آواز سے کہا "کیوں صاحب، آپ کو تیرنا بھی آتا ہے یا نہیں؟" عالِم نے کہا "نہیں، مُجھے تیرنا نہیں آتا"۔ مَلّاح بولا "افسوس، تُمھاری تو ساری عُمر بے کار گئی کیونکہ کشتی اب ڈُوبنے والی ہے!"

۲۔ اِس کہانی سے یہ سَبَق مِلتا ہے کہ آدمی کو کسی ایک عِلم یا فن میں کمال حاصِل ہو جانے پر شیخی نہ مارنی چاہیے۔

مَشق

نیچے لکھے ہوئے لَفظ اَپنے جُملوں میں اِستعمال کیجیے:

ناز ۔ برباد ۔ حاصِل ۔ سَبَق ۔ شیخی

۱۹۔ صاحبِ ہمّت

حاتم طائی ایک سخی اور ہمّت والا آدمی تھا۔ ایک مرتبہ لوگوں نے اُس سے پوچھا "کیا آپ نے اپنے سے بھی زیادہ کسی پارسا اور صاحبِ ہمّت کو دیکھا ہے؟" اُس نے جواب دیا "ہاں، ایک دفعہ مَیں نے چالیس اونٹ ذبح کرائے اور عرب سرداروں اور تمام لوگوں کو دعوت پر بلایا۔ اتّفاق سے اُسی روز کسی کام کے سلسلے میں میرا گزر جنگل کی طرف ہوا۔ مَیں نے وہاں ایک لکڑ ہارے کو دیکھا۔ لکڑیوں کا ایک بڑا گٹھڑ اُس کے سر پر رکھا ہوا تھا۔ مَیں نے اُس سے پوچھا 'میاں! تم حاتم کے گھر کیوں نہیں چلتے؟ اُس نے سب کو کھانے کی دعوت دی ہے۔ وہاں بہت لوگ کھانے کے لئے جمع ہیں۔' اُس نے کہا 'جو اپنے خون پسینے سے روٹی کما سکتا ہے اُسے حاتم کا احسان اُٹھانے کی کیا ضرورت!' اُس کے اِس جواب سے مَیں نے جان لیا کہ اُس کے خیالات میرے خیالات سے بھی زیادہ بلند ہیں۔"

مشق

سوال ۱۔ حاتم نے لکڑ ہارے کو صاحبِ ہمّت کیوں سمجھا؟

سوال ۲۔ نیچے لکھے ہوئے لفظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

اتّفاق احسان دعوت طرف ہمّت

سوال ۳۔ اِن الفاظ کی مشق کیجیے:

خیالات ۔ دفعہ ۔ ذبح ۔ خون ۔ جمع ۔ عرب ۔ گزر ۔

۲۰۔ پاؤں یا جُوتا

۱۔ مَیں نے کبھی قسمت کی خرابی یا آسمان کی سختی کی شِکایت نہیں کی۔ ایک بار ایسا ہُوا کہ مَیں ننگے پاؤں تھا اور جُوتا بھی نہ خرید سکتا تھا۔ اِسی غم میں مَیں کُوفہ کی مسجد میں داخِل ہُوا۔ وہاں مَیں نے ایک آدمی کو دیکھا جِس کے پاؤں ہی نہیں تھے۔ مَیں نے خُدا کی نِعمت کا شُکر ادا کیا اور اپنے پاس جُوتا نہ ہونے پر صَبر کیا۔

۲۔ پیٹ بھرے آدمی کے لئے بُھنا ہُوا مُرغ بھی گھاس سے گھٹیا ہے لیکن جِس کا پیٹ بھرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو اُس کے لِئے اُبلا ہُوا شَلغَم بھی بُھنے ہوئے مُرغ کے برابر ہے

(از گُلستانِ سعدی)

سوالات

۱۔ پہلا پیرا گراف پڑھیے اور بتائیے کہ خُدا کا شُکر کیوں ادا کیا گیا؟

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی مشق کیجیے:

خُدا۔ داخِل۔ شِکایت۔ شَلغَم۔ صبر۔ غم۔ مُرغ۔ نِعمت۔ ننگا

۲۱۔ دشرتھ کا پاپ

۱۔ دشرتھ نے کہا" یہ سب میرے کرموں کا پھل ہے کہ میرا پیارا بیٹا مجھ سے چھوٹ رہا ہے۔ جوانی میں مجھے جنگلی جانور مارنے کا بہت شوق تھا۔ جانور کی آواز سن کر ہی میں اُسے تیر سے مار گراتا۔ ایک مرتبہ میں ندی کے کنارے شکار کھیلنے کے لئے گیا۔ رات کا وقت تھا۔ ہر طرف اندھیرا تھا۔ تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد مجھے ایسی آواز آئی جیسے کوئی ہاتھی ندی میں پانی پی رہا ہے۔ آواز پر میں نے تیر چلایا۔ تیر نشانے پر جا لگا۔ لیکن فوراً ہی کسی آدمی کی آواز سنائی دی 'ہائے میں مرا!'

۲۔ میں آواز سن کر وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک نوجوان زمین پر پڑا تڑپ رہا ہے۔ اُس کے بال بکھرے ہوئے اور کپڑے خون میں لت پت تھے۔ اُس کے پاس ہی ایک گھڑا پڑا تھا۔ اُس کی آنکھیں انگاروں کی طرح سُرخ تھیں۔ اُس کی نظر مجھ پر پڑی تو بولا 'مجھ بے گناہ پر تم نے کیوں تیر چلایا؟ میں تو پانی بھرنے آیا تھا۔' پگڈنڈی کی طرف اُس نے دیکھتے ہوئے کہا 'وہاں میرے اندھے ماں باپ کی اب کون خبر لے گا؟ تمہارے کپڑے تو راجا کے سے ہیں! راجہ کا کام پرجا کی حفاظت کرنا ہے یا اُسے مارنا؟'

۳۔ "میں نے اُس کے جسم سے تیر نکالا۔ تیر نکالتے ہی خون کا ایک فوارہ چھوٹا اور وہ مر گیا۔

۴۔ ”گھڑے میں پانی بھر کر میں اُس پگڈنڈی پر چل دیا جس کی طرف اُس نوجوان نے اِشارہ کیا تھا۔ اُس کی کُٹیا پر پہُنچا تو دیکھا کہ بوڑھے ماں باپ اپنے بیٹے کی واپسی کا اِنتظار کر رہے ہیں۔ وُہ ایسے بیٹھے تھے جیسے بے پَر کے دو پرِندے جن کا جسم بالکل ٹھِٹھر چُکا ہو اور ہِل بھی نہ سکتے ہوں۔

۵۔ ”میرے ہاتھ سے ایک بے گُناہ کا خون ہُوا تھا۔ یہی تھا وہ پاپ جِس کی سزا مجھے آج مِل رہی ہے!“

(از رامائن)

سوالات

۱۔ دشرتھ سے کیا گناہ ہُوا تھا؟

۲۔ اُس کے خیال میں اُسے گُناہ کی کیا سزا ملی؟

۳۔ نیچے لِکھے ہوئے الفاظ کی مشق کیجیے:

اِشارہ ۔ جوانی ۔ حِفاظت ۔ فوّارہ ۔ فوراً

۲۲۔ ایک مُکالمہ

موہن: آئیے محمود صاحب! کہاں دیر ہو گئی ؟

محمود: صاحب دیر کہاں ہوتی، اپنا اِسکوٹر مرمّت کو دے رکھا ہے نا تو آج کل بے بسی ہے۔ پارلیمنٹ بس اِسٹاپ پر ٹھیک ساڑھے پانچ بجے پہنچا تھا۔ حساب لگا لو، کیا بجا ہے اب ؟ ساڑھے سات۔ پارلیمنٹ سے یہاں کشمیری گیٹ تک مُشکل سے چالیس مِنٹ کا راستہ ہے۔ تُمھارے گھر تک آنے میں پانچ مِنٹ اور لگتے ہوں گے۔ اِس کا مطلب ہُوا پُورے سوا گھنٹے بس کا اِنتظار کرنا پڑا۔ ہاں پانچ مِنٹ ریڈیو اسٹیشن پر بھی بس رُکی رہی؛ اِنجن میں کُچھ خرابی تھی۔ ایک گھنٹہ دس مِنٹ برباد ہو گئے۔

موہن: بربادی کا خیال چھوڑو۔ آرام سے بیٹھو اور یہ تازہ حلوا سوہن کھاؤ۔ تُمھارے ریڈیو اسٹیشن کا ذِکر کرنے پر یاد آیا۔ کل رات اُردو پروگرام سُنا تھا ؟

محمود: ہاں سُنا تھا۔ غالب کی غزل گائی جا رہی تھی ؎

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وِصالِ یار ہوتا

اگر اَور جیتے رہتے یہی اِنتظار ہوتا

گانے والا گانے کا فن جانتا تھا، تلفّظ بھی صحیح تھا اور آواز بھی اچھی

تھی۔

موہن: میں غزل اور افسانے کی بات نہیں کر رہا۔ تقریر کیسی لگی؟ کس کی تقریر تھی بھلا ...؟

محمود: بھئی نام تو مجھے بھی یاد نہیں۔ مجھے تو اچھی نہیں لگی۔ ریڈیو پر جو تقریریں ہوتی ہیں اُن میں سے اکثر مجھے پسند نہیں آتیں۔

موہن: کیوں؟

محمود: میرے خیال میں ریڈیو کی تقریر کا انداز اتنا ادبی نہیں جتنا بات چیت کا ہونا چاہیے۔ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ریڈیو سُننے والے یہ سمجھیں کہ کوئی شخص سامنے بیٹھا ہُوا کوئی خبر یا اپنا خیال پیش کر رہا ہے۔ جو کچھ وہ کہنا چاہتا ہے وہ زبانی ہو، لکھا ہُوا نہ ہو ورنہ اُس کی تقریر ایک ادبی مضمون یا مقالہ بن جائے گی اور سُننے والوں کی دلچسپی کم ہو جائے گی۔

موہن: لیکن اگر آپ کا مشورہ مان لیا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک دن ہمارے ایسے لکھنے والے جن کا اپنا ایک خاص اسٹائل ہے صرف ایسا ہی لکھنے لگیں گے جیسے وہ بات چیت کرتے ہیں۔

محمود: نہیں صاحب، ایسا نہیں ہوگا۔ اِس سے صرف یہ ہوگا کہ اُردو نثر میں سادگی آجائے گی اور ایسے لفظوں کا چلن کم ہو جائے گا جن کو ہم شاندار سمجھتے ہیں مگر بات سمجھانے میں اُن سے زیادہ مدد نہیں ملتی۔ اِس سے لکھنے والوں کے انداز پر بُرا اثر نہیں پڑے گا۔ شاید آپ بھول جاتے ہیں کہ لکھنے میں جو خوشی ہوتی ہے وہ اصل میں اپنا خیال دوسرے تک پہنچانے کی ہوتی

ہے۔ بُنیادی چیز خیال ہے، لفظ تو ایک ذریعہ ہیں۔

موہن: آپ نے تو خود ایک تقریر کر ڈالی اِس وقت!

محمود: اور آپ اِسے دلچسپی سے سُنتے بھی تو رہے۔

موہن: ارے یہ حلوا سوہن تو یونہی رکھا رہا۔ تُم نے بہت تکلُّف کیا! کیا اچّھا نہیں لگا؟

محمود: نہیں نہیں، بہت مزے دار ہے! چلو اگر تُم تیّار ہو تو عزیز کے گھر چلیں!

موہن: چلیے چلیے، میں تو پہلے ہی تیّار تھا۔

سوالات

۱۔ اچھے گانے والے کے لئے کیا باتیں ضروری ہیں؟

۲۔ ریڈیو کی تقریر میں کیا خوبی ہونی چاہیے؟

۳۔ ریڈیو کی تقریروں میں بات چیت کا انداز ہونے سے کیا ہوگا؟

۴۔ نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مشق کیجیے:

اصل۔ اکثر۔ اِنتظار۔ آواز۔ تکلُّف۔ چیز۔ حساب۔ حلوا۔
خاص۔ خرابی۔ خیال۔ ذریعہ۔ ذِکر۔ زبانی۔ صاحب۔ صِرف
غالب۔ غزل۔ قسمت۔ مزا۔ مشکل۔ مشورہ۔ مضمون۔ مطلب
وصال۔

۲۳۔ ایک دَرخواست

جناب پرنسپل صاحب
جامعہ کالج
جامعہ ملّیہ اِسلامیہ

جناب عالی

آداب

گُزارش ہے کہ ایک ضروری کام کی وجہ سے میں کل ۱۲ اکتوبر کو کالج میں حاضر نہ ہو سکوں گا۔ مہربانی فرما کر ایک دِن کی رُخصت منظور فرمائیں۔
شُکریہ۔

نیازمند

- - - - - - - - -

بی اے سالِ اوّل
۱۱ اکتوبر ۱۹۷۲ء

سوال ۱۔ اِن اَلفاظ کی مشق کیجیے:

جامِعہ ۔ گزارش ۔ ضروری ۔ حاضِر
رُخصت ۔ منظور ۔ نیازمند

سوال ۲۔ اپنے پرنسپل کے نام دو دن کی چُھٹّی کی درخواست لکھیے اور بتائیے کہ آپ یہ چُھٹّی کیوں چاہتے ہیں؟

۲۴۔ عُقاب اور مکڑی

۱۔ ایک عُقاب بادلوں کی چادروں کو چیرتا ہُوا کوہ قاف کی چوٹیوں پر پُہنچا اور اُن پر چکّر لگا کر ایک صدیوں پُرانے دیوٗدار کے دَرخت پر بَیٹھ گیا۔ وَہاں سے جو مَنظر دِکھائی دے رَہا تھا اِس کی خوٗبصوٗرتی میں وُہ محو ہوگیا۔ اُسے اَیسا مَعلُوم ہوتا تھا کہ دُنیا ایک سِرے سے دوٗسرے سِرے تک تصویر کی طرح سامنے کھُلی ہوئی رکھّی ہے:
کہیں پر دریا مَیدانوں میں چکّر لگاتے ہوئے بہہ رہے ہَیں، کہیں پر جھیلیں، اَور کہیں دَرختوں کے کُنج پھوٗلوں سے لَدے ہوئے بہار کی پوشاک میں رَونق اَفروز ہیں، کہیں پر سَمُندر خفگی سے اَپنے ماتھے پر بَل ڈالے ہوئے کوّے کی طرح کالا ہو رَہا ہے۔

۲۔ "اَے خُدا!" عقاب نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا "مَیں تیرا کہاں تک شُکر ادا کروں، توٗ نے مجھے اُڑنے کی ایسی طاقت دی ہے کہ دُنیا میں کوئی بلندی نہیں ہے جہاں مَیں پہنچ نہ سکوں۔ مَیں فِطرت کے منظروں کا لُطف اَیسی جگہ بَیٹھ کر اُٹھا سکتا ہوں جہاں کسی اَور کی پُہنچ نہیں۔"

۳۔ ایک مکڑی ایک دَرخت کی شاخ سے بول اُٹھی "توٗ آخر کیوں اپنے مُنہ میاں مِٹھّو بنتا ہے؟ کیا میں تجھ سے کچھ نیچی ہوں؟"

۴۔ عُقاب نے پھر دیکھا کہ ایک مکڑی نے اُس کے چاروں طرف شاخوں پر اپنا جالا تن رکھا تھا اور اُسے اَیسا گھنا بنا رہی تھی کہ گویا سوٗرج تک کو عُقاب کی نظروں سے چھُپا دے گی۔

۵۔ عُقاب نے حیرت سے پوچھا "تو اس سربلندی پر کیسے پہنچی؟ جب وہ پرندے بھی جنھیں تجھ سے زیادہ اُڑنے کی طاقت ہے یہاں تک پہنچنے کا حوصلہ نہیں کرتے تو کمزور اور بے پر کیا چیز ہے! ..... کیا تو رینگ کر یہاں آئی ہے؟"

۶۔ مکڑی نے جواب دیا "نہیں ایسا تو نہیں ہے۔"

۷۔ "پھر تو یہاں کیسے آگئی؟"

۸۔ "جب تو اُڑنے لگا تھا میں تیری دُم سے چپک گئی اور تو نے خود مجھے یہاں پہنچا دیا لیکن میں یہاں تیری مدد کے بغیر ٹھہر سکتی ہوں اور اس لئے میری گزارش ہے کہ تو اپنے آپ کو بے کار بڑا ظاہر نہ کر اور سمجھ لے کہ میں ہی ....."

۹۔ اتنے میں ایک طرف سے ہوا کا جھونکا آیا اور اس نے مکڑی کو اُڑا کر زمین پر گرا دیا۔

میرا خیال ہے، اور آپ کو بھی مجھ سے اتفاق ہوگا کہ دُنیا میں ہزاروں لوگ ہیں جو اس مکڑی سے بہت مشابہ ہیں۔ ایسے لوگ بغیر کسی قابلیت اور محنت کے کسی بڑے آدمی کی دُم میں لٹک کر کسی بلندی پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور پھر ایسا سینہ پھلا کر چلتے ہیں گویا خدا نے اِن کو عقابوں کی سی قوت بخشی ہے۔ مگر ضرورت صرف اس کی ہے کہ کوئی اِن کو ذرا پھونک مارے تو وہ اپنے جامے سمیت پھر

زمین پر پہنچ جاتے ہیں۔

روسی کہانی : مترجم پروفیسر محمد مجیب

سوالات

۱۔ دنیا میں اصلی سربلندی کا حق کسے ہونا چاہیے ؟

۲۔ نیچے لکھے ہوئے الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے :

کوہ قاف ۔ صدیوں ۔ منظر ۔ محو ۔ تصویر ۔ رونق ۔ خفگی ۔ نفرت ۔ لطف ۔ شاخ ۔ حیرت ۔ حوصلہ ۔ بغیر ۔ گزارش ظاہر ۔ اتفاق ۔ مشابہ ۔ قوت ۔ ضرورت ۔ سمیت سربلندی ۔

۲۵۔ ہندوستان کے بارے میں یورپ والوں کے خیال

۱۔ سب جانتے ہیں کہ ہندوستان بہت پرانا مُلک ہے۔ تاریخ کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ دوسرے مُلک والے ہندوستان کے بارے میں کیسی کیسی دلچسپ باتیں کہتے تھے۔ ایک زمانے میں یہ سمجھا جاتا رہا کہ یہ ایک عجیب مُلک ہے جہاں عجیب لوگ بستے ہیں۔ نہ معلوم سب سے پہلے یہ خیال کس نے پیش کیا۔ سُنا ہے کسی یونانی نے یہ کہا کہ ہندوستان میں ایسے لوگ آباد ہیں جن کے پاؤں اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ دھوپ سے بچنے کے لیئے وہ اُن کو چھتریوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور اُن کے کان اتنے لمبے ہوتے ہیں کہ وہ سردی سے بچنے کے لئے اُن سے اپنے آپ کو ڈھانک لیتے ہیں۔ ایک اور یونانی نے یہ کہا کہ ہندوستان میں چیونٹیاں لومڑیوں سے بڑی اور کتّوں سے ذرا چھوٹی ہوتی ہیں؛ وہ زمین سے ایسی مٹّی نکال نکال کر ڈھیر لگا دیتی ہیں جس میں سونے کے ذرّے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ کسی نے یہ لکھا کہ ہندوستان میں شیر کی قسم کی ایک ایسی مخلوق ہوتی ہے جس کا سَر آدمی کا سا ہوتا ہے اور دُم پر لمبے لمبے کانٹے ہوتے ہیں۔ ایک اور یونانی نے یہ کہا کہ ہندوستان میں رہنے والوں کا مُنھ نہیں ہوتا اور وہ بھُنے ہوئے گوشت اور پھلوں اور پھولوں کی خوشبو پر جیتے ہیں۔

۲۔ سولھویں اور سترھویں صدی میں یورپ سے ہندوستان آنے والوں

نے یہاں کی حد سے زیادہ دولت کا ذکر کیا۔ پرتگال سے آنے والوں نے جنوبی ہندوستان کی سلطنت وجے نگر کی دولت اور فرانس کے ڈاکٹر برنیر نے شمالی ہندوستان میں مغل بادشاہ کے دربار کی شان و شوکت دل کھول کر بیان کی ہے۔ برطانیہ کے لارڈ کلائیو اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے کچھ اعلیٰ افسروں کے ٹھاٹھ دیکھ کر برطانیہ کے لوگ ہندوستان کو سونے کی چڑیا سمجھتے تھے۔

۳۔ آج بھی کچھ لوگ ہندوستان کو ایسا ملک سمجھتے ہیں جہاں سخت گرمی ہوتی ہے اور ہر وقت خاک دھول اڑتی رہتی ہے اور گرمی کی وجہ سے یہاں کے باشندے سست ہوتے ہیں۔ دوسرے ملکوں میں آج بھی ایسے بہت لوگ ہیں جو ہندوستان کو ایسا ملک سمجھتے ہیں جہاں راجہ مہاراجہ ہی بستے ہیں، جہاں سنگِ مرمر کے محل ہیں اور جنگلی جانوروں کا شکار اچھا ہوتا ہے، حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ یہاں راجاؤں سے کہیں زیادہ عام لوگ آباد ہیں؛ محل کم ہیں اور غریبوں کے جھونپڑے زیادہ۔

سوالات

۱۔ ہندوستان کے بارے میں یونان کے لوگ کیا خیال کرتے تھے؟

۲۔ برطانیہ کے لوگ ہندوستان کو 'سونے کی چڑیا' کیوں سمجھتے تھے؟

۳۔ نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مشق کیجیے:

اِستعمال۔ اعلیٰ۔ باشندے۔ برطانیہ۔ حقیقت۔ خاک۔
خوشبو۔ ذرّہ۔ زمانہ۔ زمین۔ سلطنت۔ سنگِ مرمر۔
صدی۔ طور۔ عجیب۔ غریب۔ قسم۔ گوشت۔ محل۔
معلوم۔ ملک۔

۲۶۔ چاندنی چوک

۱۔ دِلّی ایک تاریخی شہر ہے۔ اِس میں ہر قسم کی تاریخی یادگاریں موجود ہیں۔ مسجدیں، محل، مکان، سڑکیں اور باغ وغیرہ۔ اِن ہی یادگاروں میں سے ایک چاندنی چوک بھی ہے۔ یہ ایک سڑک ہے جسے مُغل بادشاہ شاہ جہاں نے بنوایا تھا۔ مُغلوں کے زمانے میں اِس کے بیچ میں سے ایک نہر بھی گزرتی تھی۔ اِس بازار نے تاریخ کے بہُت اُتار چڑھاؤ دیکھے ہیں۔ بادشاہوں کے جُلوس بھی دیکھے ہیں اور قیدی شہزادوں کی بے بسی بھی۔ نادر شاہ اور احمد شاہ اَبدالی کی سواریاں اِسی بازار میں سے گُزری ہیں۔ ۱۸۵۷ء میں میرٹھ کی باغی فوج کے ہنگامے بھی اِس بازار نے دیکھے۔ آج کل ۲۶ر جنوری کو یومِ جمہوریت کے موقع پر فوجی سامان اور ہندوستان کے بہُت سے عِلاقوں کی تہذیب کی جھلکیاں بھی اِسی میں سے گُزرتی ہیں۔

۲۔ چاندنی چوک پورے ہندوستان کی ہلکی سی ایک جھلک ہے۔ اِس کے ایک سِرے پر شہر کی سب سے مشہور غیر مذہبی تاریخی عمارت لال قلعہ ہے جس کا نام شاہجہاں نے "اُردوئے مُعلّٰی" رکھا تھا۔ اور دوسرے سِرے پر مسجد فتحپوری ہے جسے شاہجہاں کی ایک بیوی فتحپوری بیگم نے بنوایا تھا۔ مندر، گوردوارہ اور گرجا گھر بھی اِس بازار میں موجود ہیں۔ گوردوارہ کے پاس ہی کوتوالی ہے اور ایک سُنہری مسجد بھی۔ یہ وُہی مسجد ہے جس کے صحن میں بیٹھ کر نادِر شاہ نے ۱۷۳۹ء میں دِلّی کے شہریوں کے قتلِ عام کا حکم دِیا تھا۔ اِس

بازار میں بڑے بینکوں کے دفتر، جوہریوں، دوا فروشوں، کپڑے اور جوتے والوں کی بڑی بڑی دکانیں ہیں۔ چھوٹی چھوٹی سجی ہوئی دکانیں تو بہت ہیں۔ روزمرہ کی ضرورت کا سامان یہاں مل سکتا ہے۔ اسی وجہ سے یہاں ہر وقت رونق رہتی ہے۔ شام کے وقت پٹری پر بہت سے لوگ تجارت کا سامان لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور اچھا کاروبار کر لیتے ہیں۔ رات کو دیر تک چہل پہل رہتی ہے۔

سوالات

۱۔ چاندنی چوک کو تاریخی یادگار کیوں کہا گیا ہے؟

۲۔ "چاندنی چوک ہندوستان کی ہلکی سی ایک جھلک ہے۔" آپ کا کیا خیال ہے؟

۳۔ نیچے لکھے ہوئے الفاظ کی مشق کیجیے:

باغ۔ تاریخی۔ جلوس۔ دفتر۔ روزمرہ۔ رونق۔ سڑک۔ صحن
ضرورت۔ علاقہ۔ فوج۔ فتحپوری۔ قتلِ عام۔ قیدی۔ کوتوالی۔
مذہبی۔ مسجد۔ مکان۔ موجود۔ ہنگامہ۔ یومِ جمہوریت۔

۲۷۔ اُرْوَسی

۱۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ نار اور نارائن نامی دو رِشی اِس دھوم سے تپسیا کرنے لگے کہ اِندر مہاراج کو اِندر آسن کے لالے پڑ گئے۔ اور اُنھوں نے کام (محبّت) کے دیوتا اور بسنت (بہار) کے دیوتا کو اُن کی عبادت میں کھنڈت ڈالنے کے لئے بھیجا۔ جب وہ رِشیوں کے پاس پہنچے تو وُہ اُن کے تیور دیکھتے ہی تاڑ گئے کہ دیوتا اِندر جی کے سِکھائے پڑھائے آ رہے ہیں۔ رِشیوں نے اُن کے پاؤں دھوئے، جل پان پیش کیا اور اِدھر اُدھر کی باتیں ہونے لگیں۔ اِتنے میں رِشی نرائن جی نے پھول کی ایک پتّی اُٹھا کر اپنے زانو پر رکھّی اور آنکھ جھپکنے میں اُس کی ایک اپسرا بن گئی جس کے پلّے کی اِندر آسن بھر میں نہ تھی۔ رِشی نے اُس کا نام اُرْوَسی رکھا اور دیوتاؤں سے کہا کہ اِسے اِندر مہاراج کے پاس لے جائیے، اُن کی بے کلی جاتی رہے گی۔ اِس سے رِشی یہ جتانا چاہتے تھے کہ جو شخص ایسی موہنی مورت پیدا کرنے کا بل رکھتا ہے وُہ کام اور بسنت کی اُڑان گھائیوں میں کس طرح آ سکتا ہے اور اُس کی نظر میں اِندر آسن کیا مال ہے۔

۲۔ اُرْوَسی کام اور بسنت کے ساتھ جب اِندر آسن میں پہنچی تو اِندر اُسے دیکھ کر مُسکرائے۔ اُن کا مُسکرانا تھا کہ اُرْوَسی اَمر ہو گئی۔ اور اُس کا شمار اِندر آسن کی اپسراؤں میں ہونے لگا۔

۳۔ ایک دِن اُرْوَسی چند اپسراؤں کے ساتھ زمین کی سیر کر رہی تھی کہ راکھشسوں کا راجا کیسی آندھی کی طرح آیا اور اُرْوَسی کو لے کر بگولے کی طرح ہوا ہو گیا۔ اُپسراؤں میں کُہرام مچ گیا۔ اُن سے کچھ اور تو بن نہ آیا مگر چیخم دھاڑ سے آسمان سر پر اُٹھا لیا۔ اُن کے نزدیک ہی پریاگ (موجودہ الٰہ آباد) کا راجا پورُرواس شکار کھیل رہا تھا۔ اُس کے کان میں آواز پڑی تو دوڑا ہوا اُن کے پاس گیا اور سب حال معلوم کر کے کیسی کے تعاقب میں چلا اور اُسے راستے میں جا لیا۔ جونہی وہ نشانہ پر آیا راجا نے ایسا تاک کر تیر لگایا کہ اُس کے سینے کے پار ہو گیا۔ راکھشش تڑپ کر ٹھنڈا ہوا۔ ... راجا بے ہوش اُرْوَسی کو اُٹھا کر بھیم کوٹ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا جہاں اُپسرائیں اُس کی راہ دیکھ رہی تھیں۔ کسی نے اُس کے تلوے سہلائے، کسی نے آنچل کی ہوا دی۔ بارے تھوڑی دیر کے بعد اُرْوَسی نے آنکھیں کھولیں۔

(کالیداس: وِکرم اور اُرْوَسی مترجمہ نوُرالٰہی و محمد عمر)

سوالات

۱۔ اُرْوَسی کی پیدائش کا حال بیان کیجیے۔

۲۔ کیسی کون تھا؟ وہ کیسے مارا گیا؟

۳۔ نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مشق کیجیے:

دَفعہ ۔ تپسیا ۔ عِبادت ۔ زانو ۔ اُپسرا ۔ شخص ۔ نظر ۔ نِشانہ ۔ معلوُم ۔ محبّت ۔ انداز ۔ تعاقُب ۔

۲۸۔ ٹیگور اور گاندھی

۱۔ رابندر ناتھ ٹیگور (سنہ ۱۸۶۱ء تا سنہ ۱۹۴۱ء) اور موہن داس کرم چند گاندھی (سنہ ۱۸۶۹ء تا سنہ ۱۹۴۸ء) اُن ہندوستانیوں میں سے ہیں جو بیسویں صدی کے پہلے پچاس برس میں سب سے زیادہ مشہور ہوئے۔ دونوں نے اپنے اپنے طور پر اپنے وطن کی خدمت کی۔ اِن دونوں کی شہرت سے دُنیا میں ہندوستان کی عزّت بھی بڑھی۔

۲۔ دیکھنے میں وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ تھے۔ ٹیگور نفیس ریشمی کپڑے پہنتے تھے اور گاندھی جی کو کھدّر پسند تھی۔ دونوں کے مزاج اور طبیعتیں الگ الگ تھیں۔ ٹیگور کا مزاج شاعرانہ تھا، وہ بنیادی طور پر "خیال" کے آدمی تھے۔ دُنیا میں اُن کی شہرت اُن کی نظموں کی کتاب "گیتانجلی" سے ہوئی۔ گاندھی جی کو سیاست سے دلچسپی تھی اور وہ اِس میں حصّہ لیتے تھے۔ اُن کی شہرت اِس وجہ سے ہوئی کہ وہ سیاست میں ایسے اصول برتنا چاہتے تھے جو سارے مذہبوں میں موجود ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ مقصد چاہے کتنا بھی نیک ہو مگر اُسے حاصل کرنے کا ذریعہ ایسا نہیں ہونا چاہیے جو اخلاق سے گرا ہوا ہو۔

۳۔ غور سے دیکھا جائے تو دونوں میں بہت سی باتیں ایک سی تھیں۔ دونوں ہندوستان کی پرانی تہذیب کو مانتے تھے لیکن ساتھ ہی ہندوستان کی تاریخ پر بھی نظر رکھتے تھے، دونوں نے تاریخی حقیقتوں کی روشنی ہی میں نئے ہندوستان کا خواب دیکھا۔ دونوں انگریزی زبان میں ماہر تھے اور دونوں نے مغربی تہذیب سے اثر لیا تھا مگر دونوں

ہندوستان پر ظلم اور اُس کی غلامی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

۴۔ دونوں کا مقصد اِنسان کی آتما یا رُوح کو جگانا اور آدمی میں اپنے آپ پر بھروسا پیدا کرنا تھا۔ دونوں یہ چاہتے تھے کہ ہندوستان سے چھوت چھات دُور ہو اور ذات پات کے بندھن ٹوٹ جائیں۔ ٹیگور تو پوری دُنیا میں ایکتا اور اِنسانی بھائی چارہ کا خواب دیکھتے تھے۔

۵۔ ٹیگور نے جو کچھ بنگالی میں لکھا اُس کا اثر ہندوستان کی دُوسری زبانوں پر پڑا۔ اِسی طرح گاندھی جی کی تحریروں نے بھی نے ہندوستان کی دُوسری زبانوں کے ادب پر اثر ڈالا۔

سوالات

۱۔ ٹیگور اور گاندھی پر دس دس جُملے لکھیے۔

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی مشق کیجیے:

اثر۔ اخلاق۔ اُصول۔ پیدا۔ تحریر۔ تہذیب۔ حاصل۔ حِصّہ
خِدمت۔ خواب۔ دِلچسپی۔ ذات پات۔ رُوح۔ زیادہ۔
شاعر۔ شہرت۔ طبیعت۔ غلامی۔ غور۔ کھدّر۔ مزاج۔ مشہور۔
مقصد۔ نظر۔ نظم۔ نفس۔ وطن۔

۲۹۔ کلجگ

دُنیا عجب بازار ہے کچھ جنس یاں کی سات لے (ساتھ)
نیکی کا بدلہ نیک ہے؛ بد سے بدی کی بات لے
میوہ کھلا، میوہ ملے؛ پھل پھول دے، پھل پات لے
آرام دے، آرام لے؛ دکھ درد دے، آفات لے
کلجگ نہیں، کرجگ ہے یہ؛ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے، اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

جو اور کی بستی رکھے، اُس کا بھی بستا ہے پُرا
جو اور کے مارے چھری، اُس کے بھی لگتا ہے چھرا
جو اور کی توڑے گھری، اُس کا بھی ٹوٹے ہے گھرا
جو اور کی چیتے بدی، اُس کا بھی ہوتا ہے بُرا
کلجگ نہیں، کرجگ ہے یہ؛ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے، اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

جو چاہے لے چل اس گھڑی سب جنس یاں تیار ہے
آرام میں آرام ہے، آزار میں آزار ہے
دُنیا نہ جان اس کو میاں دریا کی یہ منجدھار ہے
اوروں کا بیڑا پار کر تیرا بھی بیڑا پار ہے
کلجگ نہیں، کرجگ ہے یہ؛ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے، اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

تُو اَور کی تعریف کر، تُجھ کو ثنا خوانی مِلے
کر مُشکل آساں اَور کی، تُجھ کو بھی آسانی مِلے
تُو اَور کو مہمان کر، تُجھ کو بھی مہمانی مِلے
روٹی کھلا، روٹی مِلے؛ پانی پلا، پانی مِلے

کلجگ نہیں، کرجُگ ہے یہ؛ یاں دِن کو دے اور رات لے
کیا خُوب سَودا ہے نَقد ہے، اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

یاں زہر دے تو زہر لے، شکّر میں شکّر دیکھ لے
نیکوں کو نیکی کا مزہ، مُوذی کو ٹکّر دیکھ لے
موتی دِیے موتی ملیں، پتّھر میں پتّھر دیکھ لے
گر تُجھ کو یہ باوَر نہیں تو تُو بھی کر کر دیکھ لے

کلجگ نہیں، کرجُگ ہے یہ؛ یاں دِن کو دے اور رات لے
کیا خُوب سَودا نَقد ہے، اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

نظیرؔ اکبر آبادی

سوالات

۱۔ شاعِر نے اِس دُنیا کو 'کرجگ' کیوں کہا ہے؟

۲۔ نیچے لِکھے ہوئے اَلفاظ کی مَشق کیجیے:

عَجَب۔ جِنس۔ آفات۔ نَقد۔ بُرا۔ آزار۔ منجدھار۔ تعریف
ثنا خوانی۔ مہمان۔ زہر۔ مُوذی۔ باوَر

۳۰۔ غالب کا ایک خط

منشی ہرگوپال تفتہ کے نام

کیوں صاحب، رُوٹھے ہی رہو گے یا کبھی منو گے بھی؟ اور اگر کسی طرح نہیں منتے تو رُوٹھنے کی وجہ تو لکھو۔ میں اِس تنہائی میں صِرف خطوں کے بھروسے جیتا ہوں یعنی جس کا خط آیا میں نے جانا کہ وُہ تشریف لایا۔ خُدا کا اِحسان ہے کہ کوئی دِن ایسا نہیں ہوتا جو..... دو چار خط نہیں آ رہتے ہوں۔ بلکہ ایسا بھی دِن ہوتا ہے کہ دو بار ڈاک کا ہرکارہ خط لاتا ہے۔ ایک دو صُبح کو، ایک دو شام کو۔ میری دِل لگی ہو جاتی ہے۔ دِن اُن کے پڑھنے اور جواب لِکھنے میں گُزر جاتا ہے۔ یہ کیا سبب دس دس بارہ بارہ دِن سے تُمھارا خط نہیں آیا یعنی تم نہیں آئے؟ خط لکھو صاحب، نہ لِکھنے کی وجہ لکھو۔ آدھ آنے میں بُخل نہ کرو۔ ایسا ہی ہے تو بیرنگ بھیجو۔

سوموار، ۷ دِسمبر ۱۸۵۸ء — غالب

(از اُرْدُوئے مُعلّٰی)

سوالات

۱۔ مندرجہ ذیل اَلفاظ کو اپنے جُملوں میں اِستعمال کیجیے:

احسان۔ تشریف۔ صِرف۔ یعنی۔

۳۱۔ سِندباد جہازی کا پہلا سفر

۱۔ سِندباد نے کہا "میرے والد بغداد کے ایک سوداگر تھے۔ اُن کے مرنے کے بعد میں بہت دن تک فضول خرچی کرتا رہا۔ جب سمجھ آئی تو دیکھا کہ سارا روپیہ پیسہ خرچ ہو چکا ہے۔ بہت پچھتایا اور میں نے جانا کہ یہ جو عقلمندوں نے کہا ہے 'غریبی سے موت بہتر' واقعی سچ ہے۔ جو تھوڑا بہت مال بچا تھا وہ سب میں نے بیچ ڈالا اور مُلکوں کے سفر کی ٹھان لی۔ سوداگری کا سامان اور کچھ سفر کی ضرورت کی چیزیں خریدیں اور سوداگروں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک جہاز کرائے پر لیا اور ہم بصرہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

۲۔ سمندر کا سفر کرتے کرتے ہم ایک جزیرے میں پہنچے۔ جزیرہ کیا تھا جنّت کا ایک باغ معلوم ہوتا تھا۔ گھنے گھنے درختوں کی شاخیں ہوا میں انگڑائیاں لیتی معلوم ہوتی تھیں۔ لہلہاتی ہوئی بیلیں اُن کے گلے کا ہار تھیں۔ کسی ٹہنی میں بھونرے کی گھن گھن، کسی میں شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ عجب سماں باندھ رہی تھی۔ فاختائیں گیروا سا لباس پہنے 'کوکو' کی صدائیں دے رہی تھیں۔ پھول، کٹورے سے، ہنسے پڑتے تھے۔ اُن کی بھینی بھینی خوشبو مست کیے دیتی تھی۔

۳۔ "غرض جہاز ٹھہرایا۔ سب لوگ جزیرے میں اُتر گئے۔ جزیرے میں پہنچ کر اُنھوں نے چولھے بنائے۔ اُن میں آگ جلائی اور مختلف کاموں میں لگ گئے۔ کوئی پکاتا، کوئی برتن کپڑے دھوتا اور کوئی سیر کرتا۔ سب لوگ کھانے پینے اور کھیل کود میں لگے ہوئے تھے۔ اِتنے میں جہاز کے مالک نے جہاز پر کھڑے ہو کر آواز دی 'اے لوگو! جلدی کرو، جہاز میں سوار ہو جاؤ، دیر نہ لگاؤ۔ اپنا سامان چھوڑ دو، جان لے کر بھاگو! یہ جزیرہ جس پر تم ہو جزیرہ نہیں ہے بلکہ ایک بڑی مچھلی ہے جو بیچ سمندر میں اوپر آگئی ہے اور اِس پر مٹی جمع ہو کر وہ جزیرے کی طرح ہوگئی ہے۔ اِس پر درخت اُگ آئے ہیں۔ جب تم نے اِس پر آگ جلائی تو اِس کی گرمی سے وہ ہلی۔ اب وہ غوطہ مارنے والی ہے۔ اِس نے سمندر میں غوطہ مارا تو تم سب ڈوب جاؤ گے۔ اِس لئے اپنی جان بچاؤ ورنہ مر جاؤ گے۔'

۴۔ "سب لوگ جہاز پر سوار ہونے کے لئے دوڑے۔ بعض تو جہاز تک پہنچ گئے اور بعض ابھی پہنچنے نہ پائے تھے کہ جزیرے کو حرکت ہوئی اور وہ اور اُس پر جتنی چیزیں تھیں، سب کی سب پانی میں ڈوب گئیں اور ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اوپر سے مل گیا۔

۵۔ "میں بھی اُن لوگوں میں تھا جو جہاز پر نہ چڑھ سکے۔ میرے ہاتھ لکڑی کا ایک بڑا تختہ آگیا۔ میں اُسے پکڑ کر اُس پر سوار ہو گیا۔ اِس طرح میں ڈوبنے سے بچ گیا۔ جہاز والا جہاز لے کر چل دیا۔ میں اُس کی طرف برابر دیکھتا رہا یہاں

تک کہ وُہ نظر سے غائب ہو گیا۔"

(از الف لیلہ و لیلہ)

سوالات

۱۔ سِندباد کہاں کا باشِندہ تھا اور اُس نے بَصْرہ کا سفر کیوں کیا ؟

۲۔ دُوسرا پیراگراف پڑھ کر کسی باغ کی سَیر پر کچھ جُملے لکھیے۔

۳۔ جہاز کے مالِک نے سَب لوگوں کو جہاز پر جَلدی آنے کے لئے کیوں کہا ؟

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی مَشق کیجیے :

بعض ۔ بغداد ۔ جنّت ۔ درخت ۔ سفر۔ شاخ۔ ضرورت

عجب ۔ غائب ۔ غرض ۔ غریبی ۔ فاختہ ۔ فضول خرچی۔

مختلف ۔ نظر ۔ واقعی ۔

۳۲- جدید مغربی تہذیب

۱- انسانی تاریخ کا کھوج لگانے والوں نے اب تک جن جن تہذیبوں کا پتہ چلایا ہے اُن میں پُرانے زمانے کے مصر، سومیریا، بابل، ہندوستان، ایران، یونان، روم اور چین کی تہذیبیں بہت مشہور ہیں۔ اٹھارویں صدی کے آخر سے دُنیا میں جو سیاسی حالات رہے اُن کی وجہ سے آج کل تقریباً ہر مُلک میں جدید مغربی تہذیب کا اثر پھیل گیا ہے۔ کوئی اور تہذیب شاید اتنی نہیں پھیلی۔

۲- یہ جاننے سے پہلے کہ جدید مغربی تہذیب کی بنیادی باتیں کیا ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم یہ جانیں کہ تہذیب کیا ہے۔ ہم جسے تہذیب کہتے ہیں اُس کے معنی ہیں دین، دھرم اور علم اور عقل کے مُطابق کچھ قانون بنا کر اُن کی روشنی میں زندگی بسر کرنا، اور محنت سے وُہ چیزیں بنانا یا حاصل کرنا جن کی ضرورت ہو یا جن سے آرام ملنے کی اُمید ہو یا جن کو دیکھ کر دل خوش ہوتا ہو۔

۳- تہذیب کی اس تعریف کی روشنی میں جدید مغربی تہذیب کو سمجھنے کی کوشش کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہلے اس میں ایک خاص طرح کی انسانیت پر زور تھا جس پر عیسائی مذہب کی چھاپ تھی۔ پھر جرمنی کے مذہبی رفورمر

مارٹن لوتھر (۱۵۴۶ - ۱۴۸۳) کی اِس تعلیم کا اثر پھیلا کہ ہر ایک آدمی خود انجیل پڑھ کر یہ جان سکتا ہے کہ سچی عیسائیت کیا ہے ۔ بعد میں مغربی تہذیب کے جدید بننے میں فرانس کے والٹیئر (۱۷۷۸ - ۱۶۹۴) کا اثر ہوا جو اپنی تحریروں میں عیسائیت کا مذاق اُڑاتا تھا ۔ فرانس کے ایک اور فلاسفر روسو (۱۷۷۸ - ۱۷۱۲) کی تعلیم کا بھی یورپ کے لوگوں پر اثر پڑ رہا تھا جس میں آزادی اور سادہ زندگی گزارنے پر زور تھا۔ روسو کا خیال تھا کہ بناوٹی زندگی سے آدمی وہ نیکیاں کھو بیٹھتا ہے جو وہ اپنے ساتھ لے کر پیدا ہوتا ہے ۔ لیکن آج کل اِس تہذیب میں سب سے زیادہ ایک طرح کی خود غرضی اور لوٹ کھسوٹ نظر آتی ہے جو تجارت اور صنعت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے اور کم ترقی کیے ہوئے مُلکوں کو اپنی تجارتی منڈیاں بنانے کی کوشش سے پیدا ہوئی ہے ۔ اسی وجہ سے اِس صدی میں دو بڑی لڑائیاں بھی لڑی جا چکی ہیں ۔

۴ - دوسری بات جو جدید مغربی تہذیب میں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ علم کی ترقی کے ساتھ سائنس اور اخلاق کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں رہ گیا ہے ۔ انسان کی قیمت کم ہوگئی ہے اور جائز یا ناجائز ہر طریقے سے پیسہ جمع کرنا اور نفع کمانا دین دھرم بن گیا ہے ۔ اور دوسروں کی کمزوری سے فائدہ اُٹھانا ایک قانون کی طرح سمجھا جانے لگا ہے ۔

۵ - اِن ہی باتوں کی وجہ سے مغرب کے کچھ فلاسفروں کو اِس تہذیب سے اطمینان نہیں ہے ۔ وہ بار بار اِس بات پر زور دیتے ہیں کہ انسان کو مشین کا پُرزہ نہ سمجھا جائے اور دوسرے یہ کہ قومی خود غرضی اور نفع کمانے کے

جوش میں سائنس کی ایجادوں کا اِشتعال نہ ہو جس سے ساری اِنسانیت ہی خطرے میں پڑ جائے۔

سوالات

١۔ تہذیب سے آپ کیا سمجھتے ہیں ؟

٢۔ جدید مغربی تہذیب کی خاص خاص باتیں کیا ہیں ؟

٣۔ مغرب کے فلاسفروں کو جدید مغربی تہذیب سے اِطمینان کیوں نہیں ہے؟

٤۔ اِن الفاظ کی مشق کیجیے:

اثر ۔ پُرزہ ۔ تعریف ۔ تعلیم ۔ تقریباً ۔ حالات ۔ خطرہ
خوب صورت ۔ خود غرضی ۔ زور ۔ صدی ۔ صنعت
صحیح ۔ مذہب ۔ مطابق ۔ نفع ۔

۳۳۔ آج کی سب سے بڑی ضرورت

۱۔ ساری مخلوقات میں آدمی سب سے بزرگ اور برتر ہے۔ آدمی کی یہ بزرگی اور برتری اُس کے علم اور عقل کی وجہ سے ہے۔

۲۔ علم کے معنی ہیں جاننا۔ پچھلے پچاس ساٹھ برس میں ہمارا علم بہت بڑھا ہے مثلاً وقت اور خلا کے بارے میں ہم اب بہت زیادہ جانتے ہیں۔ تاریخ اور جغرافیہ کے بارے میں بھی ہماری معلومات بہت زیادہ ہو گئی ہیں۔ اب ہم یہ بھی جاننے لگے ہیں کہ خود ہمارا دماغ کس طرح کام کرتا ہے۔ سائنس کی ترقی سے ہمیں اپنے چاروں طرف کی چیزوں پر بہت زیادہ طاقت بھی حاصل ہو گئی ہے جس سے ہماری زندگی میں ایک انقلاب آ گیا ہے۔ اب ہم ریڈیو اور ٹیلی وژن کے ذریعہ دور دور کی خبریں حاصل کر سکتے ہیں اور وہاں کے حالات جان سکتے ہیں۔ موٹر کار، ریل اور آواز سے بھی زیادہ تیز رفتار سے چلنے والے ہوائی جہازوں نے فاصلے کم سے کم کر دیے ہیں، اتنے کم کہ اگر کوئی چاہے تو نئی دلی میں صبح کا ناشتہ کر کے دوپہر کا کھانا ماسکو میں کھا سکتا ہے اور رات کا کھانا لنڈن میں۔

۳۔ سوچنا چاہیے کہ علم اور اُس کی وجہ سے ہماری طاقت کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہماری عقل نے بھی ترقی کی ہے یا نہیں، کیونکہ علم بغیر عمل کے بے کار ہے اور بے عقل کے اُس کا استعمال خطرناک۔ مثال کے طور پر سائنس کی ترقی ہی کو

لیجیے ۔ بھوک، بیماری اور غریبی کو کم کرنے میں اِس سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ پہاڑوں کو ذرا سی دیر میں اُڑایا جا سکتا ہے ۔ بنجر زمینوں کو کھیتی کے قابل بنایا جا سکتا ہے ۔ بھیانک بیماریوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ سائنس کی ترقّی سے ایسی طاقت حاصل ہو گئی ہے کہ کوئی مُشکل مُشکل نہیں رہی۔ لیکن اِس بات کی کیا ضمانت ہے کہ یہ طاقت اِنسان کی بہتری ہی کے لئے اِستعمال ہو گی ؟ یہ خیال اُس وقت اَور ستاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ سائنسی معلومات کو بربادی اَور تباہی لانے کے لئے بھی اِستعمال کیا جا سکتا ہے اَور کیا بھی گیا ہے۔ اِسی طرح سنیما اور ٹیلی وِژن بے شک تعلیم اَور تفریح کے ذریعے ہیں لیکن اُن سے جھوٹی باتوں کا پرچار بھی ہو سکتا ہے۔

۴۔ اِسی لئے ہم سمجھتے ہیں کہ آج علم کی ایسی ترقی کے ساتھ ساتھ جو تباہی بھی لا سکتی ہے سب سے بڑی ضرورت عقل سے کام لینے کی ہے۔ عقل ہے کیا ؟ عقل ہماری اُس قوّت کا نام ہے جس سے ہم اَپنے اَچھے اَور بُرے میں فرق کرتے ہیں اَور یہ جان سکتے ہیں کہ اَپنے علم کو عمل میں لانے سے خود ہمارے لئے اَور دُوسروں کے لئے کس وقت کیا نتیجہ نکلے گا۔ ظاہر ہے کہ اِس قوّت کی حد مقرّر نہیں کی جا سکتی ۔ اَپنے عمل کے نتیجوں کا ہم جتنا زیادہ خیال رکھیں گے اُسی حد تک ہم اپنے آپ کو عقلمند کہہ سکتے ہیں اور جتنا کم خیال رکھیں گے اتنے ہی کم عقل یا بے وقوف کہلائیں گے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ عمر اور علم بڑھنے کے ساتھ ہماری عقل بھی اَپنے آپ بڑھتی رہے۔

۵۔ عقل ہی سے کام لے کر ہم اَپنے بڑھتے ہوئے علم کے اَیسے اِستعمال سے بچ سکتے ہیں جس کا نتیجہ دُوسروں کے لئے اَچھا نہ ہو۔ یہی ہماری عقلمندی کی نشانی

ہے اور یہی اِنسانیت ہے۔ اگر سب کو بچپن ہی سے یہ تعلیم دی جائے کہ دوسروں کا بُرا چاہنا سب سے بڑی بُرائی ہے تو یہی اَمن، نیکی، سچائی اور اِنصاف کی ٹھوس بُنیاد ثابت ہوگی۔

سوالات

۱۔ اِس عبارت میں آج کی سب سے بڑی ضرورت کیا بتائی گئی ہے اور کیوں؟

۲۔ عقل کیا ہے؟

۳۔ اِن اَلفاظ کی مشق کیجیے:

اِنقلاب۔ بزرگ۔ بغیر۔ تفریح۔ جُغرافیہ۔ حد۔ خلا۔ صُبح۔ ضمانت۔ طاقت۔ ظاہر۔ عُمر۔ عمل۔ فاصلہ۔ فرق۔ مخلوق۔ مُقرّر۔ ثابت

۳۴۔ دو لطیفے

(۱) ایک شخص نے افلاطون سے پوچھا "آپ نے برسوں سمندر کا سفر کیا۔ سفر میں سب سے زیادہ عجیب بات کیا دیکھی؟" افلاطون نے جواب دیا "سب سے زیادہ عجیب بات یہی دیکھی کہ میں سمندر سے صحیح سلامت واپس آ گیا۔" (از ہندوستانی گرامر : فاربس)

(۲) مرزا غالب کو آم بہت پسند تھے۔ ایک حکیم صاحب اُن کے دوست تھے۔ اُنھیں آم نہیں بھاتے تھے۔ ایک دن وہ مرزا کے مکان پر برآمدہ میں بیٹھے تھے اور مرزا بھی وہیں موجود تھے۔ ایک گدھے والا اپنے گدھے لیے ہوئے گلی سے گزرا۔ آم کے چھلکے پڑے تھے۔ گدھے نے سونگھ کر چھوڑ دیا۔ حکیم صاحب نے کہا "دیکھیے آم ایسی چیز ہے جسے گدھا بھی نہیں کھاتا۔" مرزا نے کہا "بے شک گدھا نہیں کھاتا۔" (از یادگارِ غالب : حالی)

سوال

لطیفہ ایسی عمدہ بات کو کہتے ہیں جسے سُن کر سب کو لطف آئے۔ اِس سے بات کہنے والے کی ذہانت اور خوش مذاقی کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ نے بھی ایسی بہت سی باتیں سُنی ہوں گی۔ شاید کہی بھی ہوں۔ اگر یاد ہوں تو بیان کیجیے۔

نئی اور اہم مطبوعات

نگارشات	پروفیسر محمد مجیب	۱۶/-
بیاضِ مریم	سکندر علی وجد	۱۲/-
جانے والوں کی یاد آتی ہے	صالحہ عابد حسین	۱۸/-
تعلیم فلسفہ اور سماج	ڈاکٹر سلامت اللہ	۱۲/۵۰
ہاتھ ہمارے قلم ہوئے	راجندر سنگھ بیدی	۱۰/-
مسرت سے بصیرت تک	آل احمد سرور	۱۲/۵۰
وہ صورتیں الٰہی	مالک رام	۱۰/-
دینِ الٰہی اور اس کا پس منظر	مہر محمد خاں شہاب مالیر کوٹلوی	۴/-
نظر اور نظریے	آل احمد سرور	۱۲/۵۰
ہمارے ذاکر صاحب	رشید احمد صدیقی	۹/-
طنزیات و مضحکات	رشید احمد صدیقی	۱۰/۵۰
ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں	ڈاکٹر سالم قدوائی	۱۶/-
مسلمان اور سیکولر ہندوستان	ڈاکٹر مشیر الحق	۷/-
اشخاص و افکار	ضیاء الحسن فاروقی	۷/۵۰
تجزیے	ڈاکٹر گیان چند جین	۱۳/-
اردو قصیدہ نگاری کا تنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمود الٰہی	۱۴/-
خواتین کربلا کلام انیس کے آئینے میں	صالحہ عابد حسین	۱۴/-
تذکرۂ معاصرین	مالک رام	۱۶/-
اکابرِ تعلیم	سعید انصاری	۱۲/-
دنیا اسلام سے پہلے، اسلام کے بعد	مولانا عبدالسلام قدوائی	۳/-
اسلامی عقائد و مسائلِ مذہب	مولانا جمال الدین اعظمی	۴/-
نئی نظم کا سفر (مرتبہ)	خلیل الرحمٰن اعظمی	۱۲/۵۰
مسلمان اور عصری مسائل	ڈاکٹر عابد حسین	۶/۵۰
نئی دنیا کو سلام	علی سردار جعفری	۸/-
اسلام کی اخلاقی تعلیمات	امام غزالی	۹/۵۰